Istīṣāl-i masīḥ al-dajjāl

Abū al-Manṣūr, Muḥammad

کلام الامام امام الکلام

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب از تصنیفات المؤید من السماء المنصور علی الاعدا جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید محمد ابو المنصور صاحب

یعنی

استیصال مسیح الدجال

درجواب

رسالہ مسیح الدجال مصنفہ ماسٹر رامچندر صاحب عیسائی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

در مطبع مہدی حسن طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعوذ باللہ من قبائح الاعمال و من فتنۃ مسیح الدجال و نصلی علی سیدنا محمد و آلہ و
وصحبہ فی کل حین و حال لیلۃ و نھاراً قال ما النجی اللہ و الرسول صعا من نسبا الو
فلیف انا قال ان الاٰخذ و لہٖ قیل ان الرسول قد کھنا امر بعد

عبدہٗ محمد ابو المنصور صانہ اللہ عن شر الدھور ابن جناب سید محمد علی صاحب مغفور ابن جناب
سید فاروق علی صاحب قدس سرہٗ خدمت ارباب شعور مین ملتمس ھی کہ ان دنون مین
رسالہ مسیح الدجال مصنفہ ماسٹر رام چندر صاحب عیسائی مطبوعہ سنہ ۱۸۷۳ء
دیکھا جسکے مصنف نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے بے اصل اور عجیب تاویلات
کرکے حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ مسیح الدجال بزعم
لکھا ھی یہہ ایسی بات ھی کہ گندہ بروزہ باختگہ اگرچہ گندہ لیکن ایجاد بندہ چونکہ
کو جو عیسائی ھو جای موقع یہہ ھی کہ بت پرستی کی تردید کرکے اپنے قدیم مذہب کی
ظاہر کرے مگر ماسٹر صاحب نے خلاف قاعدہ کلیہ اسلام کی توہین پر اپنی لیاقت
کرنیکا مدار رکھا لیس ہمنی بھی مناسب جانا کہ اوسکا جواب لکھکر ماسٹر جی کو اس سعقت

آگاہ کرون اور نام اس کتاب کا استیصال مسیح الدجال رکھا گیا۔

مثنوی معہ تاریخ تالیف

الغیاث از زہر کامان الغیاث ‏ ‏ ‏ از زبان بے لگامان الغیاث
الحذر از زشت خویان الحذر ‏ ‏ ‏ الحذر از کفر گویان الحذر
حشر کردند این سیہ بختان کور ‏ ‏ ‏ کردہ شہ کفر شان شور نشور
از زبان شان قیامت شد بپا ‏ ‏ ‏ یعنی دجالی علامت شد بپا
کفر حذ زشتی اعمال شد ‏ ‏ ‏ یا خر عیسے خر دجال شد
علم نام ہرزہ گوئیہا شدہ ‏ ‏ ‏ دین نشان عیب جوئیہا شدہ
بُت پرستی سر بجیب شرک برد ‏ ‏ ‏ در رہ کین مسلمان پا فشرد
قیل و قالش نیست جز حرف سقیم ‏ ‏ ‏ لے دلیلش غیر بہتان عظیم
طعنہ زن بر انبیا چون بودہ اند ‏ ‏ ‏ بس جگرہا زین الم خون بودہ اند
بُت پرستی آنکہ نصرانے شدہ ‏ ‏ ‏ سنگدل خود از گران جانی شدہ
پیش ازینش بود کفر بے فروغ ‏ ‏ ‏ حالیا افزود بر کفرش دروغ
دیدمش چون بے لگام حرف زن ‏ ‏ ‏ گفتم اورا پاسخ دندان شکن
تا زبانہ گشت عذر لنگ را ‏ ‏ ‏ تا شناسد زیکقدم فرسنگ را
آگہی دادم ز طرز بیش وکم ‏ ‏ ‏ تا کند فرق چلیپا از صنم
جستہ منصور چون لست این ‏ ‏ ‏ الحق استیصال دجال است این

سنہ ۱۲۹۰ھ

پہلے فصل

مسیح الدجال کی ماہیت کے بیان مین صفحہ ۱-۱۹

(صفحہ ۱-۳) قولہ یہہ نام مسیح الدجال یا فقط دجال محمدیون کی حدیثون اور تفسیرون مین بہت جا بجا کو رہی پس اول ہم اس لفظ کے معنی موافق مذہب محمدیون کے

ہنین آویگا جب تک کہ پہلی برگشتگی نہو (عیسائیون مین) اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند (دجال) ظاہر ہوا تھا پس ہلاکت کے فرزند سے مراد دجال ماسٹر جی نے بہی صفحہ ۸ مین لکہا ہے مگر برگشتگی کے معنے ماسٹر جی نے بیدینی اور مخالفت دین عیسوی سے لکہے ہین حالانکہ سب مفسرین انجیل کیا پادری صاحب اور کیا اسکاٹ وغیرہ نے عیسائیون مین برگشتگی کا ہونا لکہا ہے اسی آیت کی تفسیر مین لکہیگا ماسٹر جی کی ایمانداری کو پہچان لینا چاہئے اور ماسٹر جی یہہ بہی نسمجہی کہ غیر عیسائی کا برگشتہ ہونا اہل انجیل کے لئے کیا مقام افسوس ہے مگر صرف عیسائیون کو برگشتگی سے متنبہ کرنیکے لئے اس آیت مین نصیحت لازم ہوئی اور متی ۲۴ باب ۴ و ۵ سے بہی اس قول کی صداقت زیادہ تر ظاہر ہے اور چونکہ برگشتگی کیا تہہ دجال کے ظہور کے خبر ہی تسلونیقیون ۲ باب ۳ مین مرقوم ہے جس سے ثابت ہوا کہ یہہ برگشتگی اسکے سوا اور کچہہ نہین ہے کہ عیسائی لوگ دجال کے پیرو ہو جاینگے چنانچہ اول طمطاوس ۴ باب مین ہے کہ آخر زمانہ مین کتنے ایمان سے برگشتہ ہونگے کہ وے گمراہ کرنیوالی روحون اور دیوون کے تعلیمون سے جا لگینگے انتہے اب اس گمراہ کرنیوالی روحون اور دیوون کے تعلیم پر غور کرنا چاہئے کہ ان دیوون سے مراد اگر بہا و تشن مہینش نہین تو دجالون سے مراد ہونین بکچہہ شک نہین ہے اور انسے جا لگنا یہے کہ اونکے پیرو ہو جاینگے اور اسی سبب سے حضرت عیسیٰ اونسے صاف کہدینگے کہ اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو (متی ۷ باب ۲۳) کیونکہ باتفاق سب مفسرین انجیل کے یہہ خطاب ایک دور ہونیکا ہے صرف عیسائیون سے ہے چنانچہ متی ۷ باب ۲۱-۲۳ مین یہہ عبارت ہے نہ ہر جو مجہے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کے بادشاہت مین داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کے مرضی پر چلتا ہے اوسدن بہتیرے مجہے کہینگے اے خداوند اے خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے نبوت نہین کے اور تیرے نام سے دیوونکو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سے کرامات ظاہر نہین کین اوسوقت مین اونسے صاف کہونگا کہ مین کبہی تمسے واقف تہا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو انتہے پس حضرت عیسیٰ کو خداوند خداوند کہنے والے اور حضرت عیسیٰ کے نام سے نبوت یعنی انجیلی وعظ کرنے والے

سوا عیسائیون کے کوئی دوسرا فرقہ دنیا مین نہین ہی انہین لوگون سی دجالی گروہ ہوجانیکے باعث حضرت عیسٰی صاف کہدینگے ...... کہ اے بدکارو میرے پاس سی دور ہو لیکن اس مقام پر ایک تردد واقع ہوتا ہی کہ باوجود انجیل خوانی اور انجیلی منادی کے کیون حضرت عیسٰی انہین اپنے پاس سی دور کردینگے اسکے وجہ یہہ ہے کہ یہہ عیسائی اگرچہ بظاہر حضرت عیسٰی مسیح کا پیرو آپکو ظاہر کرینگے مگر دراصل مسیح الدجال کے پیرو ہونگے جیسا کہ تسلونیقیون کے باب ۲ سی بتیر ثابت ہوچکا ہی پہر ایک اور سوال لازم آتا ہی کہ باوجود حلم عظیم حضرت عیسٰی کیون اسطرح کے بیزارے عیسائیون سی ظاہر کرینگے اسکا جواب یہہ ہی کہ حضرت عیسٰی کو یہہ الفاظ کہنے کے حاجت نہوگی بلکہ عیسائیون کی حالت ہی ایسی ہوگی یعنی اگرچہ بظاہر وہ آپکو حضرت مسیح کا پیرو مشہور کرینگے لیکن فی الحقیقت وہ مسیح الدجال کے پیرو ہوکر حضرت عیسٰی کی مجلس سے خارج یعنی دور ہونگے چنانچہ اس لفظ سی کہ مین اونسی صاف کہدونگا ظاہر ہی کہ یہہ کہنے کی بھی حاجت نہوگے بلکہ بزبان حال حضرت عیسٰی کا اونمین ہر ایک سی یہہ خطاب ہوگا کہ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ لیکن کیا سب عیسائی دجالی گروہ ہوجاوینگے لوقا ۱۸ باب ۸ مین حضرت عیسٰی فرماتے ہین کہ کیا ابن آدم اکے زمین پر ایمان پاویگا انتہی یہان سی ظاہر ہے کہ اگرچہ سب عیسائی حضرت عیسٰی مسیح کے پیرو ہونیکا دعوی کرینگے مگر سب عیسائی مسیح الدجال کے پیرو ہونگے ایک ہی اس برگشتگی کے خلاف نپایا جاویگا اگر کوئی کہے کہ مشہور تو یون ہی کہ یہودے لوگ مسیح الدجال کیا تبہ ہونگے تو جاننا چاہیی کہ یہودے کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کو اور ماشرحی صفحہ ۲۷ مین لکہتے ہین کہ جو قومین دنیا کی خواہ یہودی خواہ غیر اونمی دین عیسوی پر ایمان لائین وہ سب قومین باعتبار دین و مذہب کے بنی اسرائیل حقیقی اور روحانی بنگئین کیونکہ دونون کتابین توارت اور انجیل نبیون بنی اسرائیل پر نازل ہوئین نہ یہہ کہ کسی شخص غیر قوم پر اور بارہ رسول حضرت مسیح کے جنہون نے دین عیسوی دنیا مین پہیلایا وہ بہی بنی اسرائیل سی تھی نہ یہہ کہ کسی غیر قوم سی اور اسلیے

قرآن مین بہی دونون یہود و نصاری کو بنی اسرائیل لکھا ہے جیسکہ اوس مقام تفسیر عزیزی سی جو یہانپہ
نقل ہوا ہے صاف و صریح ہے انتہی پس ماسٹر جی کے اس اقرار کے بموجب عیسائی بہی یہودیون سی
جدا نہین ہین اور جسطرح یہودی مسیح الدجال کیا تہہ ہونگی اسیطرح عیسائی بہی بنی اسرائیل ہونیکی
سبب مسیح الدجال کیا تہہ ہونگی اب ایک بات اس بیان مین باقی رہگئی ہے کہ ماسٹر جی جنکی کتاب
مسیح الدجال کا یہہ جواب لکہا ہے اگر وہ بہی عیسائیون کے دجالی گروہ ہونیکا اقرار کرلین تو پہر
اسکے کامل ثبوت مین کچہہ کلام باقی نرہے پس مسیح الدجال کے صفحہ ۳۴ سطر ۱۰ مین ماسٹر جی
لکہتے ہین کہ جو شخص انجیل مقدس کو رد کر دیتا یا اوسمین سی کچہہ مانتا ہے اور باقی کو رد کرتا ہے اوس
شخص کو انطی کرسطان یعنی مسیحے دجال کہتے ہین انتہی پس مسیحی دجال کے لفظ پر غور کرنا چاہیے
کہ کیا مسیحی یعنے عیسائی بہی خود دجال ہوسکتے ہین مگر یہہ ہے کہ دجال کے پیرو ہوکر اوسکی سب سیرت
اختیار کرنا یہی مسیح دجال ہونا ہے اور یہہ کہ جو شخص انجیل مین سی کچہہ مانتا اور باقی کو رد کرتا ہے الخ
یہہ صفت تو ہر وقت عیسائیونمین موجود ہے چنانچہ مین نے ابہی چند آیتین انجیل کے اس
بیان مین لکہے ہین کہ عیسائی لوگ دجال کے پیرو ہونگے مجہے یقین نہین کہ ماسٹر جی اون
آیتون کو مان لینگے اور جب ماسٹر جی نے اون آیتونکو نمانا تو یہی انجیل مین سی کچہہ مانا
اور باقی کو رد کرنا ہے اور بقول ماسٹر جی کے انہین لوگونکو انطی کرسطان یعنی مسیحی دجال کہتے
ہین لیکن قانون قدرت کی متانت کو دیکہنا چاہیے کہ کسی حال مین عیسائی لوگ مسیحی دجال
ہونیسی نہین بچ سکتے ہین یعنی اگر اون انجیلے آیتون کو ماسٹر جی نے مانا تو انجیل کے بموجب عیسائی
لوگ مسیحی دجال ثابت ہوچکے ہین اور اگر اون آیتونکو نمانا تو ماسٹر جی کی تقریر کے بموجب عیسائی لوگ مسیحی دجال ثابت ہوگئے
یہ وہ دلیل ہی کہ زمین آسمان ٹلجاوے وہی محکم ہے پر افسوس تو یہہ ہے کہ ماسٹر جی کی غرض یہہ ہے کہ وہ تمہید جو مسیح الدجال کے صفحہ ا سے ۱۳ تک
مرقوم ہوچکے آنحضرت پیغمبر اسلام صلعم کی نسبت ثابت کرین جیسا کہ صفحہ ۴ سطر ۹
مین لکہدیا ہے کہ محمد صاحب نے مسیح الدجال ہونے کا دعوی کیا انتہی پس حضرت صلعم نے
یہہ کب دعوی کیا تہا کہ مین مسیح ہون یہان سی تو ثابت ہوا کہ ماسٹر جی نے یہہ سب دروغ

اپنی ہی خداوندی مسیح کو دیکر کیونکہ مسیح حقیقی سے بلند تر آپکو ظاہر کرنا تو یہی ہے کہ تثلیث قائم رہے آپکو
الوہیت میں شامل کرنا اور البتہ حضرت عیسٰی ایسا عقیدہ رکھنے والون کے صریح مخالف ہونگے
اور جو سلوک حضرت عیسٰی مسیح الدجال سے فرمائنگے وہی اونکے پیروون سے بھی یعنی نیست و نابود
کردینگے اور انجیل مقدس کو تسلیم نکرنیوالے کو ماسٹر جی مسیح الدجال بتاتے ہین پس مسلمانوں پر
یہہ الزام کب صادق آتا ہے جبکہ دین اسلام کے اصل کتابون یعنی توریت و انجیل و زبور و قرآن پر برابر ایمان
لانا اور اونہین کلام الٰہی جاننا ہے اور یہہ کہ انجیلین عیسائی علمائی بہت بے اعتبار ثابت کردی ہین اس
بحث سے یہان کچھ علاقہ نہین ہے اور حضرت عیسٰی سے فوقیت یا برابری کا دعوی کرنیوالون کو
جو ماسٹر جی مسیح الدجال کہتے ہین یہہ صریح کفر ہے کیا جائز ہے کہ عیسائی لوگ تو حضرت عیسٰی کو
اپنا بڑا بھائی بنائین اور انبیاء علیہم السلام آپس مین برابر ہین کیا بھی دعوی کرین اسکے سوا جبکہ
موافق و مخالف کو یہہ بات معلوم ہے کہ زمانہ رسول اللہ صلعم مین حضرت عیسٰی نے آسمان
سے نزول نہین فرمایا کیونکہ اونکا آنا مسیح الدجال کے خروج کیا تھہ ضرور ہے تو یہہ گمان مسیح الدجال
ہونیکا حضرت پیغمبر اسلام صلعم کیطرف کرنا ماسٹر جی کے عقل جاتی رہنے پر دلیل ہے۔
اور صفحہ ۳۳ مین ماسٹر جی نے ایک حدیث مشکوۃ سے نقل کے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ قریب قیامت
تیس ۳۰ جھوٹھے دجال ظاہر ہون گے چونکہ دجال دعوی نبی ہونیکا کریگا یا خدا ہونیکا اور عیسائی
محاورہ مین نبوت سے مراد انجیلی وعظ ہے خواہ تحریر کے وسیلہ سے ہو یا تقریر کے وسیلہ سے (اوّل
قرنتیونکا ۱۲ باب اور ۱۴ باب ۱) اور مرشدی کے معنے بھی یہی ہین یعنی رسول اور عیسائی
آپکو خدا کے فرزند کہتے ہین (رومیونکا ۸ باب ۱۵ و ۱۶)
اور باوجود اقرار الوہیت حضرت عیسٰی کے اونہین اپنا بڑا بھائی کہتے ہین (دیکھو مخزن مسیحی
مطبوعہ اکتوبر ۱۸۶۳ء صفحہ ۶۹ مین پادری والش صاحب کا قول) پس کہہ سکتے ہین کہ ان
سب دجالون مین سے اس آخری زمانہ مین ایک ماسٹر جی بھی ہین اور ۲۹ دجالون کا شمار پورا کیجئے تو
شاید نور بہر کالون وغیرہ ہون لیکن جب پادری نے ماسٹر جی کو دجال یعنی انجیلی نبی یا انجیلی خدا بنایا

باوجود دجال گر ہونگی وہ خود کیا دجال ہوگا کہ جبکی دجالی ماسٹرجی کے حال پر قیاس کر سکتی ہین
دیکھو اول یوحنا ۴ باب کیونکہ بہت سی جھوٹھی پیغمبر دنیا مین نکل آئے ہین انتہی پس اگر حضرت یوحنا
حواری کیوقت سی جھوٹھی پیغمبر دنیا مین آئی ہین تو وہ سب عیسائی تھے اور جتنی تا زمانہ نزول حضرت مسیح
بقول ماسٹرجی آتے جائینگے وہ سب عیسائیون مین سی ہون گے چنانچہ ضمیمہ اخبار نور افشان
مطبوعہ امریکن مشن لودھیانہ ۲۰ اپریل ۱۸۸۷ء نمبر ۱۸ جلد ۱ صفحہ ۸۴ مین پادری ویری صاحب
فرماتے ہین کہ مسیح نے خود کہا کہ انتہائے عالم تک جھوٹھی عیسائی مسیحونکے ساتھہ ملے جلے
ہونگے (دیکھو کالم اول سطر ۵) اور متی ۲۴ باب ۱۱ مین ہے کہ بہت جھوٹھی نبی اوٹھینگے
اور بہتونکو گمراہ کرنی لگے انتہی بس بہت جھوٹھے نبیون یعنی انجیلی معلمون اور واعظون سے
مراد وہی تیس دجال ہین کیونکہ تیس سے مطلب کثرت ہے نہ یہہ کہ صرف تیس ۳۰ جیسے حضرت عیسیٰ نے اپنی شاگرد سے فرمایا
کہ ستر کے سات درجہ تک معاف کر (متی ۱۸ باب) تفسیر اسکی مین ہے کہ ہم اپنا معاف کرنا کسی شمار پر منحصر نکرین الخ
(صفحہ ۳۴) ایمین ماسٹرجی نے فضول بعبارتمین حضرت عیسیٰ کی ہاتھہ سی مسیح الدجال کے قتل ہونیکی کیفیت مرقوم کی ہے جیسا کہ سب جانتی ہین
(صفحہ ۹–۱۲) کتاب مکاشفات سی کچھہ حضرت عیسیٰ اور کچھہ دجال کی حالات لکھی ہین
مگر ماسٹرجی کو ہنوز معلوم نہین کہ کتاب مکاشفات کسکی تصنیف ہے وہ تو ملحد سرن تھس نامی نے
تصنیف کرکے یوحنا حواری کے نام سی مشہور کردی ہے جیسا کہ مین رسالہ انعام عام مطبوعہ
۱۲۹۰ ہجری صفحہ ۲۲ مین لکھہ چکا ہون اور بعد حضرت عیسیٰ کے قریب چار سو برس تک کتاب
مکاشفات کو کوئی الہامی نجانتا تھا چنانچہ ۳۲۵ء مین جو مجلس نیس ہوئی اوسمین کتاب مکاشفات
الہامی نوشتونمین شامل نکی گئی تھی اوسکے بعد ۳۶۴ء مین جو کونسل لوڈیسیا ہوئی اوسمین
تک مکاشفات کو عیسائی علمانے معتبر نجانا تھا مگر ۳۹۷ء مین جبکہ کوئی حواریون اور نہ حواریون کے
تلامذہ حواریون کا بھی کوئی دیکھنے والا باقی نرہا کونسل کارتیج نے مکاشفات کو مجموعہ اناجیل
مین شامل کرلیا ایسی کتاب سے بیان حالات غیب مین آیتین پیش کرنا ماسٹرجی کا علم و فضل
ظاہر کرتا ہے اور قطع نظر اسکے اگر پاس خاطر ماسٹرجی کے ہم مان بھی لین کہ کتاب مکاشفات

یوحنا حواری کے تصنیف ہی تو ہی اوسکا الہامی ہونا کسیطرح ثابت نہین ہی کیونکہ جس جزیرے
مین یوحنا حواری قید کرکے بہیجے گئے تھے کہ جہان رہکر بقول بعض عیسائی علما کی اونہون نے
کتاب مکاشفات تصنیف کی وہان صبح وشام اور شب ماہ مین ایسی کیفیت سورجکی کرنون کی موج
مارتے ہوی پانی مین نظر آتی ہی کہ وہان بیکار بیٹھنے والے قیدی کے خواہی نخواہی عجیب و
غریب مضامین طبیعت مین جوش مارتے ہین چنانچہ ایک کتاب کے جسکا نام الکتاب کے مقامات
المعروف ہی مصنفہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۸ء صفحہ ۵۹-۶۳ مین
اوسکا مفصل حال لکھا ہی جسکا انتخاب یہہ ہی کہ جزیرہ مذکور بحیرہ یونان کے اسپارڈس نامی
جزیرون مین سی ایک ہے اور جزیرہ سموس سے بندرہ کوس دکہن طرف واقع ہی وہ پانچ کوس لنبا
اور اڑہائی کوس چوڑا اور اکثرون کے دانست مین اوسکا گہیر نو کوس کا ہی - اوس جزیرے
کے ساحل بلند مین اور اوسمین بہتیرے راس اور خلیج ملی ہین لیکن اوسکا ایکہی بندر ہی یعنی لوجنا
کی خلیج جو اوس جزیرے مین دور تک چلے گئی اور تین طرف اونچی پہاڑون سی گہری ہے
اور چوتہی طرف لاسکلہ نامی ایک راس دریا مین نکلتی ہی اوسکی گہاٹ کے اوپر کوہ آتش فشان کے
نشیب مین ایک چہوٹا گاؤں ہی جسمین تخمیناً پچاس گہر ہونگی اور اوس کوہ کے چوٹی پر خانقاہ جی
(پہلے مقام حوار یکا تہا) اون لوگون کے سیر وشکار کے لئی کوئی میدان نہین ہی جہان
پیدل یا سوار ہوکر ہوا کہائین وہ اوس ناہموار اور تنگ راہ سی جو بندر تک پہونچاتی صرف
چڑہ اور اوتر سکتی ہین وہانکا قصبہ چار سو سنگین مکانات پر مشتمل ہی - ان دنون مین اوس جزیرے
کو پٹمو یا پلموسا نام رکھتے ہین اور اوس (کل جزیرے) کے باشندے چار پانچ ہزار سے
زیادہ نہونگے - اوس جزیرے کیصورت خصوصاً سورجکی نکلتے یا ڈوبتی وقت زیادہ دلپسند ہی
اس بیان سی ہر ایک ناظرین سی یہہ گذارش ہی کہ وے سمجہین کہ شام کیوقت جزیرہ پٹمس کے بلند
کنارون کے نیچے سورج ڈوبنی جاتا تہا اور اپنی سنہری کرنون سی اوس خانقاہ کے میڈپر دنکو چمکتا
اور وہ جزیرہ بعید چمک سے گہر کے ایک آتشین دریا مین بہتا ہوا نظر آتا اور سورجکی آمنی سامنے

چودھوین کا چاند اپنی نرم اور شفاف چاندنی بچہاتا ہی بس ایسی کیفیت اور تنہائی اور توہمات مین اگر کچھ عجیب خیالات انسان کے دلمین پیدا ہون تو اوسی مکاشفہ سی کیا علاقہ ۔
پھر اس سی بہی قطع نظر کرکے اگر پادری کیطرح ہم بہی اس کتاب مکاشفات کو الہامی ہی مان لین تو مکاشفات مین جہان جھوٹھی نبی کا ذکر ہی علمای رومن کاتھولک اپنی انجیل مطبوعہ پٹنہ سنہ ۱۸۶۶ء مین جو مختصر تفسیر کیا تھا چھپی ہی اوس جھوٹھی نبی سی مراد مارٹین لوتھر سمجھتے ہین اور یہہ مارٹین لوتھر وہی ہین جو پروٹسٹنٹ مذہب کے بانی اور پادری صاحب کے پیر ہین علاوہ اسکے اگر مکاشفات تصنیف یوحنا حواری اور الہامی بہی ہوتا ہم اوسمین تحریف کا ہونا بے اعتباری کتاب کیواسطی کیا کم ثبوت ہی جیسا پادری فانڈر صاحب نے بہی اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۵۰۸-۵ مین مکاشفات اور اوسکی ساتھہ اور کتب مشمولہ انجیل کے محرف آیتین گنوا دین ہین اور ان سب باتون سی قطع نظر کرکے ایک یہی بات سمجھنے کے لئی کافی ہی کہ وہ کتاب مکاشفات تو ایک خیالی بیان ہی چنانچہ اکثر مفسرین خیال کرتے ہین کہ سات مہرون اور سات نرسنگون اور سات پیالون مین ایکہی بیان معلوم ہوتا ہی کیونکہ ہر سہ جگہہ وقعات یکسان معلوم ہوتی ہین (لاہور تفسیر مکاشفات صفحہ ۱۰۷) اور نہ صرف یہی بلکہ بار بار آسمانی ہیکل کا نظر آنا اور بار بار تخت اوترتے دیکھنا جیسا کہ مین تصحیح التاویل مطبوعہ سنہ ۱۲۹۰ھ مین جو اوس تفسیر مکاشفات کا جواب ہی لکھہ چکا ہون یہہ سب باتین ایسی ہین کہ جنہین کسی خاص سرگزشت سی مطلق علاقہ نہین اور علی ہذا القیاس ساری کتاب مکاشفات کا یہی حال ہی اوسکی مطالب کو ہر شخص جدہر چاہی پہیر سکتا ہی اور یہہ بات بالاتفاق تمام عیسائی فرقون کے نظر مین صریح ہی ایسی کتاب سی کوئی دلیل پیش کرنا پادری کی دانشمندی اور خوش فہمی کا نشان ہی اور عجیب یہہ کہ قرآن و حدیث سی اوس کتاب کے مضامین کو آپ مطابقت دیتی ہین پہلے اوسکا اعتبار تو ثابت کرلیا ہوتا تب اوس سی کوئی حجت پیش کرتے پھر اگر پیش بھی کی تہی تو اوسکی صرف لفظی یا صرف مرادی معنو پر تو

ذرا غور کر لیا ہوتا مثلاً مکاشفات ۱۹ باب ۱۱ وغیرہ کو ماسٹر جی نقل فرماتی ہین کہ نقرہ گھوڑا اور اوسکی امانت دار سوار سی مطلب حضرت عیسیٰ ہین (دیکھو صفحہ ۹) پس اگر ایسا ہو تو چشم ما روشن حضرت عیسیٰ کے فضائل ہمارا عین ایمان ہی لیکن ماسٹر جی اتنا نسمجھی کہ حضرت عیسے کبھی گھوڑے پر نہین سوار ہوئی سوا گدھی کے بچی کے اور وہ بھی تمام زندگیمین صرف ایکدفعہ (متی ۲۱ باب) مگر یہہ گھوڑے کی سواری کی کیفیت حضرت پیغمبر اسلام صلعم سی علاقہ رکھتی ہی اور اگر یہہ میرا قیاس صحیح نہو تو ہر نقرہ گھوڑیکا سوار اپنی نسبت یہہ صفت قرار دیسکتا ہی خاصکر بادشاہون اور نوابون کیجو موید من اللہ ہوون یہہ خاص صفت ہی حضرت عیسے کو اسمین کیا خصوصیت ہی اسکے سوا عیسائی مفسرون نے مکاشفات ۶ باب ۲ کی تفسیر مین نقرہ گھوڑے کے سوار کو ایک بادشاہ نروا نامی لکھا ہی (دیکھو اردو مکاشفات مطبوعہ ۱۸۷۸ء صفحہ ۳۷)

(صفحہ ۱۰) قولہ - جھوٹھا نبی (مکاشفات ۱۹ باب ۱۹) کوئی کم رتبی کا دجال جو دجال اعظم کا کردا تہ ہی ساتھی تھا الخ ج یہان سی میرے قول کی صدقت اور زیادہ ظاہر ہوتی ہی کہ ماسٹر جی بالکل انجیل کا مطلب نہین سمجھتی جبکہ فرماتی ہین کہ کوئی کم رتبی کا دجال تھا یعنی جبکہ اتنا نہین جانتے کہ وہ کون کم رتبی کا دجال تھا تو کتاب کیون لکھنے بیٹھی تھے اور تا وقتی ماسٹر جی کے کوئی کا لفظ کہنے سی ظاہر ہے اب مین کہتا ہون کہ یہہ کم رتبی کا دجال عیسائی واعظون سی مراد ہی جو اوس دجال اعظم کے ساتھی ہونگی چنانچہ حضرت عیسیٰ متی ۷ باب ۱۵ مین فرماتی ہین کہ جھوٹھی نبیون سی خبردار رہو جو تمھارے پاس بھیڑ کے لباس مین آتے اور حقیقت مین پھاڑنیوالی بھیڑیے ہین انتہے دیکھو تفسیر اسکاٹ وغیرہ رومن اور انگریزی بلکہ سب مفسرین انجیل نے بالاتفاق یہی لکھا ہی کہ جھوٹھی نبی انجیلی واعظ ہین جو انجیل سنانی کے بہلانے اپنی دلکی برائیان ظاہر کرتے ہین اور اس آیت مین تمہاری پاس کا لفظ اور پھر یہہ کہ آتے اور یہہ بھی کہ بھیڑیے ہین خود ظاہر کرتا ہی کہ ان سی انجیلی معلم اور واعظ مراد ہین جو عیسائیون مین دزات رہتے اور اس

رہنے کے وسیلہ اپنی خراب تعلیم مخندر پار اور ہنومان کی کہانیونکو اونمین رواج دیتی ہین اور چونکہ
عیسائی ہونیکی سبب اونکی فریب کا پہچاننا مشکل ہے اسلئے حضرت عیسیٰ نے اونکی مکر سے بچنے
کے لئے تاکید فرمائی اور چونکہ مکاشفات مین جہوٹھا نبی واحد کے صیغہ سے لکھا ہے اور انجیل
متی مین جہوٹھے نبیونکا لفظ جمع کے صیغہ سے ہے ایسا انجیل مین اکثر جگہہ ہے کہ واحد کو جمع
قرار دیا ہے جیسے حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ سب حکمونمین سے اول یہہ ہے کہ ای اسرائیل سن
وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایکہی خدا ہے (مرقس ۱۲ باب ۲۹) یہان اسرائیل سے مراد تمام
قوم بنی اسرائیل ہے اسیطرح جہوٹھے نبی سے مراد وہ سب جہوٹھے نبی جو متی ۲۴ باب مین مرقوم ہین
اسکے سوا ماسٹر جی آپ ہی مکاشفات ۱۹ باب ۱۹ کو اسطرح نقل کرتے ہین کہ وہ جہوٹھا نبی
جسنے اوسکے حضور کرامتین دکھائین الخ پس کیا یہہ وہی جہوٹھے نبی نہین ہین جو حضرت
عیسیٰ سے عرض کرینگے کہ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت
نہین کی اور تیرے نام سے دیوون کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سے کرامات ظاہر
نہین کین (متی ۷ باب ۲۲) تفسیر اسکاٹ مین لکھا ہے کہ اوسدن یعنی عدالت کے
دن بہتیرے کہینگے یعنی اونکی دلی خیال ہونگے کہ ہمنے نبوت کی اور دیوونکو نکالا اور
کرامتین دکھلائین ہمارا خداوند ان بڑی کامونکا ذکر اسلئے فرماتا ہے کہ اگر ہم ایسے بڑے
اعلے کام کرکے مقبول نہون تو اودنے باتون کی کیا اصل ہے انتہی اور حضرت عیسیٰ بہی صاف
فرماتے ہین کہ اوسدن مین اونسے صاف کہدونگا کہ مین کبہی تمسے واقف نہتہا اے بدکارو
میرے پاس سے دور ہوا انتہی (متی ۷ باب ۲۳) تفسیر اسکاٹ مین ہے یعنے مین تمکو اپنا
نہین جانتا ہون ہان البتہ اونکو ریاکار تو جانتا ہے مگر اپنی فرمانبردار نہین انتہی
اب ماسٹر جی کو معلوم ہوا ہوگا کہ جہوٹھے نبی سے مراد ماسٹر جی اگر عیسائی ہین تو انجیل کے
بموجب وہ آپ ہی اور اونکے سب معلم اور اوستاد ہین جنسے حضرت عیسیٰ فرماوینگے
کہ ای بدکارو میرے پاس سے دور ہوا اور یہی سبب اقرار ماسٹر جی کے دجال اور دجالی

گروہ مین اور انہین کو اس مکاشفات ۱۹ باب ۱۹ و ۲۰ مین لکھا ہی کہ اوس آگ کی جہیل مین جو گندہک سی جل رہی ہی جیتی ڈالی گئے انتہی کیونکہ ماسٹر جی ابہی جیتی ہی ہین ۔

(صفحہ ایضا) قولہ دجال اعظم کہ دابہ ہی الخ ج یہہ ماسٹر جی کا صریح جہوٹھ ہی مکاشفات ۱۹ باب ۱۹ و ۲۰ کو دیکہہ لو وہان دجال کا مطلق نام نہین ہی اور اگر وہ حیوان دجال ہی تو سب انسان جنہین خدا نے اشرف المخلوقات بنایا اور سب حیوانون پر قابو بخشا ہے کیا پہر حیوان کے فرمانبردار ہو جاینگے جیسی رامچندر کے ساتہی ہنومان کے جو بندر تہا فرمان بردار تہہ ۔

(صفحہ ۱۱) قولہ مکاشفات ۱۳ باب ۱ مین لکھا ہی کہ ایک جانور سمندر سی نکلا جسکی سات سر اور دس سینگ تہی اور اوسکی سینگو نپر دس تاج اور اوسکی سرو نپر کفر کے نام یہہ علامت دجال کی ہے جیسی کہ حدیث محمدیون مین بہی آیا ہی اور آیت دویم مین یہہ ہے اور وہ جانور جو مین نے دیکہا چیتے کے شکل تہا اور اوسکی پانون ریچہہ کے سے اور کلا اوسکا ببر کا سا ہی آیت یازدہم مین یہہ ہے پہر مین نے دیکہا ایک جانور زمین سی اوٹہا بہیڑ کے بچّے کے مانند اوسکی دو سینگ تہی اور اژدہا سا بولتا تہا ۔ یہان سی صاف ظاہر ہی کہ دابۃ البحر سی دجال اعظم مراد ہے دابۃ الارض سی دویم مرتبہ کا دجال یا جہوٹہا نبی مراد ہی الخ ج وہ حدیث محمدی جسمین دجال کے سات سر اور دس سینگ بتائے گئی ہون ماسٹر جی اوسی یہان لکہنا کیون بہول گئی اگر ماسٹر جی نے مکاشفات ہی کے تفسیر کو کسی پادری سی پڑہا ہوتا تو یہہ خرافات نہ بکتے سب پروٹسٹنٹ مفسرین انجیل نے اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہی کہ سات سر سی مراد شہر روم قدیم جو سات پہاڑونپر آباد ہی اور دس سینگون سی مراد دس بادشاہتین ہین جو آجتک پاپا صاحب سے متعلق ہین یعنی بموجب دانیال ۷ باب ۲۴ و ۲۵ کی انتہی (دیکہو اردو تفسیر پادری عماد الدین) لیکن دانیال ۷ باب کے بموجب بعضی مفسرین ہنری وغیرہ نے دس قیصر روم تجویز کئی ہین اور دس بادشاہتون سی علاقہ مکاشفات ۱۷ باب ۱۲ کو زیادہ ہے

اسکے سوا مکاشفات ۱۳ باب ۲ مین وہ جانور بحری چیتی کی شکل اور پانو ریچھ کیسی جو لکھی مین پس
دجال کو چیتی کے شکل سی کیا علاقہ ہے تو ماسٹر جی کے دیوتا ہنومان کیصورت یعنی لنگور سی کچھ مشابہہ
معلوم ہوتی ہی صرف دُم کی البتہ کمی ہی اور مکاشفات ۱۳ باب ۱۱ مین زمین کے جانور کا حال
جو لکھا ہی کہ بھیڑ کے بچے کے مانند اوسکی دو سینگ تھے حالانکہ سب انجیلون مین بھیڑ کے بچے کیجگہہ برے
کا لفظ ہی دیکھو اُردو تفسیر پادری عمادالدین اور رومن بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ع اور اُردو
بیبل مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۹ع وغیرہ اور برہ سی مراد انجیلی محاورہ مین حضرت عیسیٰ ہین دیکھو یوحنا ۱
باب یعنی مکاشفات ۱۳ باب ۸ اور ۹ باب ۸ ماسٹر جی برے کو دویم مرتبہ کا دجال یا جھوٹھا نبی
بتاتے ہین کیونکہ انجیلی محاورہ مین حضرت عیسیٰ کے تین منصبون مین سی ایک منصب نبی بھی ہے
دیکھو عبرانیونکا ۳ باب ۱ اور تعلیم الایمان چھاپہ لودہیانہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۱۳۹ – ۱۷۲ اب ماسٹر جی
کے فریب آمیز تحریر کو دیکھا چاہئے کہ یہہ پردہ لگی ہوکر رہی ہین اور عیسائی دیوار کے نیچے کیسی
سرنگ لگا رہی ہین مگر مین لکھتا ہون کہ مکاشفات ۱۳ باب ۱۱ مین جو برے کی مانند اوسکی دو سینگ
لکھے ہین اس سے مراد انجیلی مفسرون کے نزدیک قوت و توانائی ہی دیکھو لوقا ۱ باب ۶۹ پس
کیا خدا جھوٹھی نبی کو بھی قوت اور توانائی بخشتا ہی یہہ ماسٹر جی کا عیسائیون کیساتھ بھیڑ کے لباس
مین صریح بھیڑیا پن ہی (متی ۷ باب ۱۵)

(صفحہ ۱۳ و ۱۴) اینمین ماسٹر جی جو سورہ نمل کے آیت اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْاَرْضِ
لکھکر اور صاحب تفسیر حسینی اور بیضاوی وغیرہ کے قول سی لمبی چوڑی تاویل کرکے ثابت کرتے
ہین کہ جانور مذکور (یعنی جھوٹھا نبی) کافرونکو تنبیہ کرتا ہی کہ وہ خدا کی آیتون پر یقین نہ لائے
اور موافق قرآن کے کافر وہی لوگ ہین جو قرآنکو نہین مانتے (دیکھو صفحہ ۱۴ سطر ۸ و ۹) مطلب
یہہ کہ وہ جھوٹھا نبی قرآن پر عمل نکرنیوالونکو ملزم ٹھہرائیگا مگر یہہ خصوصیت صرف قرآن کے لئی نہین ہے
کیونکہ مسلمانونکا ایمان توریت و زبور و انجیل پر بھی ہی پس ان سب کتابون پر عمل نکرنیوالون کو بھی ملزم ٹھہرایا
ملزم ٹھہرانے والا اگر جھوٹھا نبی ہو تو ماسٹر جی نے حضرت عیسیٰ اور تمام انبیا سلف کو اپنی زبان سی

اور پلوس مقدس کے تئین ماسٹرجی نے خوب ہی خدمت کی جو دوسرے انجیل کیطرف مائل ہوئیسی منع کردیتے ہین
(گلیتیو نکا ۱ باب) اسیلئے پلوس مقدس ایسے لوگونکا اسطرح راز فاش کرتے ہین کہ اونکے
جہوٹھے بہائیون کے سبب سے جو چہپکے گہس آئے تاکہ اوس آزادگی کو جو ہمین یسوع مسیح مین ملی ہے
جاسوسی کرکے دریافت کرین (گلیتیونکا ۲ باب) واقعی ماسٹرجی کا عیسائیون مین بہی ارادہ
صریح ظاہر ہوتا ہے اور عجب یہہ ہے کہ مفسرین قرآن کی عبارتین تو بہت سی آپنے نقل کردین
مگر انجیل کے کسی ایک مفسر کا بہی قول بیان نہین کیا اس سے ثابت ہوا کہ انجیل ماسٹرجی کی نظر
مین تفسیر حسینی اور فتح العزیز وغیرہ سی زیادہ نہین ہے ورنہ ضرور تہا کہ جسطرح صرف انجیل سی
جانور ارضی وغیرہ کا حال لکہا اسیطرح صرف قرآن سی اوسکا صحیح حال معلوم کر لیتے۔
(صفحہ ۱۵) قولہ پہلے انجیل مقدس سی نقل ہوا ہے کہ جانور ارضی کے سر پر سینگ مثل دو شاخ
بہیڑکے بچے کے ہونگے لیکن وہ مثل اژدہا کے بولیگا اور واضح ہو کہ موافق محاورہ تورات و انجیل
کے بہیڑ کے بچے یا برہ سی ایک اصطلاح غربت اور فروتنی اور مسکینی اور پارسائی کے ہے اور
اژدہا یعنی سانپ قدا وسے مراد شیطان ۔ پس مراد معنی انجیل شریف کی یہہ ہین کہ یہہ
جانور ارضی نائب دجال اعظم ظاہر مین تو مسکین اور پارسا معلوم ہوگا لیکن اوسکا کلام
متکبر مثل شیطان کے ہوگا یعنی وہ بڑا مکار جہوٹھا نبی ہوگا الخ ج برہ اور یہی لقب حضرت
عیسےٰ کا توریت میں مذکور ہو چکا اب کوشش ماسٹرجی کے اس امر مین ہے کہ اس دہوکے مین لاکر
جو صفات جانور ارضی کے ہین یعنی ظاہر مین مسکین اور پارسا لیکن کلام مین اسکی خلاف
یہہ سب باتین حضرت عیسےٰ کے نسبت مسیحیون پر ظاہر کرین تاکہ سب عیسائی رفتہ رفتہ
ماسٹرجی کے راہ پر آجائین کیونکہ مسیح الدجال کے خلاصہ مضامین صفحہ ۳ مین ماسٹرجی
لکہتے ہین کہ اول ظہور مسیح کا بصورت فقیری اور مسکینی کے مذکور ہے اور دوسرا ظہور برہ
یعنے حضرت عیسےٰ کا بڑی رعب و داب کیساتہہ مرقوم ہے اور یہی مضمون بہ تفصیل و تشریح
مسیح الدجال کے صفحہ ۴۱ - ۴۶ مین بہی ہے بس یہی صفات اوس جانور ارضی کے ہین

جیسی ماسٹر جی جہوٹہا بنی بتاتی ہین یعنی یہہ کہ جانور ارضی کی سر پر سینگ مثل دو شاخون بہیڑ کے بچی کے ہونگی لیکن وہ مثل اژدہا کے بولیگا اور پہر اسکے تفسیر بہی ماسٹر جی آپ ہی اسطرح کرتے ہین کہ یہہ جانور ارضی نائب مسیح الدجال ظاہر مین تو مسکین اور بہولا معلوم ہوگا لیکن اوسکا کلام متکبر مثل شیطان کے ہوگا یعنی وہ بڑا مکار جہوٹہا بنی ہوگا انتہی یا مطلب ماسٹر جی کا غالباً یہہ ہوگا کہ حضرت عیسٰی اگرچہ بظاہر کمال مسکین تہی مگر انجیل مین لکہا ہی کہ وہ بڑے اختیار والون کی طرح تعلیم دیتی تہے (متی ۷ باب ۲۹ مرقس ۱۰ باب ۴۹) یا ماسٹر جی کے شاید یہہ غرض ہو کہ عیسائی لوگ حضرت عیسٰی کو اگرچہ رسول جانتی ہین (عبرانیونکا ۳ باب ۱) مگر حضرت مین انسانیت اور الوہیت کا یقین رکہتے ہین پس انسانیت سی مراد مسکینی اور الوہیت سی مراد غلبہ و اختیار پس ان تینون قسمون مین سے جو طرز کسی تثلیث پرست کے ذہن نشین ہو کر اوسکے ایمان کو تیرہ کر دے ماسٹر جی کا عین مقصود ہے مگر اہل فہم کے نظر مین تو ان گنیش پرست جی کا وہ جانور سینگون والا اور چیتی کے شکل اور ریچہہ کے پانو اور ببر کا کلا اور اژدہا کیطرح بولنا وغیرہ سانگ روبہ بازی گوزشتر یا گیدڑون کا سا شور و غل ہی۔

(صفحہ ۱۶) قولہ معالم مین اسکے بعد یہہ لکہا ہی۔ پہر کہیگا آدمیون سی وہ جانور اے فلان تو اہل جنت مین سے ہی اور اے فلان تو اہل دوزخ مین سے ہی۔ یہان سی متحقق ہوا کہ موافق قرآن و حدیث کے خدا تعالی الخاطب آدمیون کا بوساطت اس جانور ارضی کے کریگا یعنی بجاے خدا کے یہہ جانور متکلم ہوگا اور اوس ذات پاک کے قائم مقام ہوگا الخ ج حضرت جبرئیل جو حضرت مریم کے پاس پیغام لائی تہے (لوقا ۱ باب ۲۶) کیا وہ بجاے خدا کے متکلم اور اوس ذات پاک کے قائم مقام ہوے تہے پہر بعینہٖ

آنکو بندہ جبرئیل کیون نہین قرار دیتے او تثلیث مین ایک اقنوم حضرت جبرئیل
کا شامل کیون نہین کرتے اور اگر باوجود پیغام پہونچانے کے حضرت جبرئیل خدا
تو دابۃ الارض کے ذات پاک کا قائم مقام ہونیکے کیا وجہہ ۔ اسکے بعد پادری
نے قرآن و حدیث وانجیل کا بمقدمہ جانور ارضی مقابلہ کیا ہی چونکہ وہ خلاصہ
باب اوّل مسیح الدجال کا ہی پس بعد رد کرنے اوس باب اوّل کے اب
اس خلاصہ کا جواب لکھنے کی حاجت نہین مگر پادری کے خاطر یہہ تکلیف
بہی ناگوار نہین ہی گویا دوسرا رد اس باب اوّل کا ہوجائیگا ۔
(صفحہ ۱۷) قول قرآن مین مذکور ہے کہ قریب قیامت ایک جانور زمین سے
نکلیگا یہے انجیل مین بہی لکھا ہی ۔
قولہ دوم قرآن و حدیث مین مذکور ہی کہ یہہ جانور خدا کیطرف سے کلام کریگا ۔
غرضکہ وہ سچا رسول اور نبی اللہ ہوگا انجیل مین لکھا ہی کہ یہہ جانور ارضی جہوٹہا
نبی اور بڑا مکار ہوگا ۔ اور حدیث محمدی سے بہی پہلے نقل ہوچکا ہی کہ جہوٹہے دجال
دعوے رسالت کا خدا کیطرف سے کرینگے انتہی ج قرآن سے جو آیت سورہ نمل کے
پادری نے اس باب مین نقل کی وہ یہی ہی کہ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا
لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا
يُوْقِنُوْنَ اور تفسیر حسینی سے اوسکا ترجمہ اور شرح لکھکر اوسکا اردو ترجمہ یہہ لکھا ہی
کہ جب واجب ہوگا عذاب و غضب خداوند کے خداوند کا آدمیون پر جبکہ منکر لوگ امر
معروف و نہی منکر سے باز رہین باہر نکالینگے ہم اونکے لئے ایک جانور زمین
سے وہ اونسے کلام کریگا یہہ کہ آدمی ہین کہ ہمارے باتون پر شامل وعدہ وعید اور
حشر و نشر اور نشانون قدرت اور دلائل حکمت کے یقین نہین لاتے ہین نسبت
جملہ بآیاتنا یا ہمارے پیغمبر کے قاضی بیضاوی یہہ لکھتا ہی قولہ اوس جانور کا نکلنا

اور اوسکا سارا احوال کیونکہ یہہ باتین نشانیان اللہ تعالی کی ہین اور کہتے ہین
کہ قرآن سے مراد ہے - اور یہہ بات معالم مین بھی لکھی ہے - کہا سدی نے
وہ جانور کلام کریگا آدمیون سے درباب جہوٹہی ہونے تمام دینون کے سوای دین اسلام کے
اور بعضون نے کہا کہ کلام اوسکا یہہ کہ کہیگا ایک کو کہ یہہ ایماندار ہے اور کہیگا
دوسرے کو کہ یہہ کافر ہے انتہی مدارک مین بھی ایسے ہی ہے - معالم مین یہہ لکہا ہے کہ
کہا مقاتل نے وہ جانور کلام کریگا اونسے عربی مین یس کہیگا کہ آدمی جو ہماری آیتون پر
یقین نہین لائے یعنے خبر دیگا آدمیونکو کہ اہل مکہ قرآن و قیامت پر ایمان نہ لائے
حسین سے نقل ہوتا ہے قولہ و عصای موسیٰ و خاتم سلیمان باوی بود و روی مومنان
بعصای موسیٰ مس کند سفید گردد و خاتم سلیمان بمیان دو چشم کافران مالد روے
ایشان سیاہ شود و کسی نماند در دنیا مگر سفید روی و سیاہ رو اور معالم مین بعد اوسکے
یہہ لکھا ہے - پھر کہیگا آدمیون سے وہ جانور اے فلان تو اہل جنت مین سے ہے
اور اے فلان تو اہل دوزخ مین سے ہے فقط - (دیکھو صفحہ ۱۳ - ۱۶)
اب ان سب اقوال مفسرین پر غور کرکے ڈہونڈہنا چاہیے
کہ یہان ماسٹر جی نے حدیث کون سی نقل کی ہے جو فرماتے ہین کہ قرآن و حدیث مین
مذکور ہے دوسرا جہوٹہ ماسٹر جی کا یہہ ہے جو لکہتے ہین کہ قرآن و حدیث مین مذکور
ہے کہ یہہ جانور - اپنے آپکو انبیاء سلف کے سلسلہ مین داخل کریگا الخ حدیث کا تو یہان
ذکر ہی نہین ہے قرآن کی آیہ سورہ نمل مین جو پیشتر لکھہ چکا ہون اسکا کہین اشارہ
تک نہین ہے اور اگر ماسٹر جی کے قول کی تائید ہی کرون تو مطلب یہہ نکلا کہ
اوس جانور ارضی سے جسے ماسٹر جی اپنے ازعم کا دجال اور بڑا مکار اور جہوٹا نبی
بتاتے ہین مراد عیسائی جماعت ہے کہ توریت و انجیل کے حامل ہوکر انبیاء سلف کے
سلسلہ مین یہہ لوگ اپنے آپکو داخل کرین گے اور اسکی بڑی پہچان یہہ ہے کہ توریت و

انجیل کے ایک تعلیم بلکہ پہلے حکم (مرقس ۱۲ باب ۲۹) پر بہی عمل کرنیکے باوجود بھی حرف
انبیاء سلف کے سلسلہ مین داخل ہونیکے لئے الہام الٰہی کے امانت دار بنجاینگے یا یہہ کہ
عیسائی ہوکر آپکو بنی اسرائیل قرار دینگے کیونکہ انبیاء سلف سب بنی اسرائیل مین سے
تھے خواہ بنی اسرائیل کے اجداد خواہ اونکی اولاد جیسا کہ ماسٹرجی خود صفحہ ۶۲
سطر ۱۲ مین لکھتے ہین کہ نصاری جو بنی اسرائیل حقیقی ہین سلطنت کرتے ہین انتہی
پس پھر انبیاء سلف کے سلسلہ مین آپکو داخل کرنا ہی مگر دابۃ الارض اسلامی کو اس سے
کیا علاقہ کیا عصای موسی اور خاتم سلیمان سے کوئی نبوت کر سکتا ہی نبوت تو خدا کی
کلام سے کیجاتی ہی نہ یہہ کہ عصا و خاتم سے تیسرا جہوٹھہ ماسٹرجی کا یہہ ہی جو دابۃ الارض
کو قرآن و حدیث سے ثابت کرتے ہین کہ نبی اللہ کا ہوگا کیونکہ قرآن و حدیث
کے بموجب دابۃ الارض جب ظاہر ہوگا اوسوقت سے پھر کسی انسان کو توبہ اور رجوع
دین حق کا پھر موقع باقی نرہیگا اور نبی کا کام ہی لوگونکو راہ حق کی ہدایت کرنا پس
دابۃ الارض کی نبوت اوسوقت کیا بکار آمد ہوگی چنانچہ ماسٹرجی خود تفسیر حسینی سے
نقل کر چکے ہین کہ دنیا مین سوا سفید رو اور سیاہ رو کے کوئی باقی نرہیگا پھر
ماسٹرجی کہتے ہین کہ انجیل مین لکھا ہی کہ یہہ جانور ارضی جہوٹھا نبی اور بڑا مکار
ہوگا الخ یہہ بہی کہین انجیل مین نہین لکھا ہی یہہ تو صرف ماسٹرجی کا طبعزاد ہی
پھر ماسٹرجی حدیث محمدی سے لکھتے ہین کہ جہوٹھے دجال دعوی رسالت کا خدا کیطرف سے
کرینگے الخ ابہی تو ماسٹرجی قرآن و حدیث سے جانور ارضی کو سچا رسول اور نبی اللہ
ثابت کرتے تھے اور اسیکو ماسٹرجی ادنے درجہ کا دجال اور جہوٹھا نبی اپنی طرف سے
لکھ چکے ہین اب یہان حدیث سے بہی جہوٹھے دجال ثابت کرتے ہین یعنی دابۃ الارض
تو قرآن و حدیث کے بموجب بقول آپکے سچا رسول ہی اب جہوٹھا دجال
حدیث سے یہان کسکو سمجھنا چاہئے پس اگر حدیث کی بموجب کوئی یہان

چھوتھا دجال سوا دابۃ الارض کے ھی تو وہ ماسٹرجی آپ ہی ہونگے —
قول سیوم حدیث محمدی مین لکہا ھی کہ یہہ جانور ارضی سوای دین محمدی کے سب دینونکا
بطلان کریگا یعنی وہ فقط دین محمدی کو سچا کہیگا یعنی اوسکا دین محمدی ہوگا اور وہ
سب دینون عیسوی انجیلی وغیرہ کو باطل کریگا ھی انجیل مین لکہا ھی کہ وہ لوگون کو
بہکاویگا اور عجائبات بہی دیکہاویگا اور عیسائیونکا دشمن ہوگا اور جو عیسائی اوسکو
قبول نکرینگے اونکو وہ قتل کریگا انتہی ج ماسٹرجی کو شاید یہی یقین ھی کہ وہ انجیل کے
مطابق مذہب کہتے ہین بہرحال مسلمانونکو اس سے کچھہ علاقہ نہین ھی وہ نہ عیسائی
مذہب کو باطل کرتے ہین اور نہ انجیل کو کیونکہ مسلمانونکا ایمان سب کتابون پر ہے
صرف عیسائیونکا ایمان بگڑجانا انجیل ہی سے ثابت ھی اور اونکے ساتہہ بہی محبت کرنیکی
قرآن مین ترغیب دی گئی ھی چنانچہ حقتعالی فرماتا ھی ولتجدن اقربهم مودة
قالوا انا نصارے ذلك بانهم قسيسين ورهبانا وانهم لا يستكبرون
یعنی اگرچہ وہ حقیقی نصارے نہین مگر کہتے ہین کہ ہم نصاری ہین پس اس نام کے سبب سے
بہی اونکی اس محبت کے قدر کرنا چاہئے اور پہر یہہ کہ لا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتي
پس ایسے دینکو جسمین یہہ عام پسند احکام ہون سچا کہنے والا کیونکر لوگونکو بہکانیوالا
اور عیسائیونکا دشمن وغیرہ ہوسکتا ھی ایسا شخص تو کوئی ماسٹرجی ہی کا گرو ہوگا جو
مسلمانونکو ملچھہ اور عیسائیونکو بہی ایسا سمجہتا ہو — اسکے سوا قرآن مین تو واقعی امور کا
بیان ھی اور مکاشفات مین صرف خیالی سب باتین ہین جیسا کہ تمام کتاب مکاشفات
سے ظاہر ھی مثلاً اوسمین لکہا ھی ایکعورت سورجکو اوڑھے ہوئے اور چاند اوسکے
پانوتلے اور اوسکی سرپر بارہ ستارونکا تاج الخ (مکاشفات ۱۲ باب ۱) اور اس سے
مراد کلیسا وغیرہ سمجھی جاتی ھی نہ یہہ کہ حقیقی کوئی عورت ہو اسیطرح مکاشفات کا جانور
بہی غالباً اوسی قوم سے مراد ہوگی جو بندر کی خاصیت رکہتی ہو یا وہ جماعت پر بندر رکھے

جو سمندر کے سات ہی مشہور ہین اور مکاشفات مین تو لکہا ہے کہ اوسکو یعنی جانور ارضی کو
یہہ دیا گیا کہ اوس جانور کی مورت کو جان بخشی اور اوس جانور کی مُورت باتین ہی کرے
اور اون سبکو جو اوس جانور کے مورت کو نہ پوجین قتل کرواے (دیکہو صفحہ ۱۱) پس مورت
کے پوجنے والے ایسی لفظی معنی بہت پسند کرتے ہین اور ایسے بت پرست اوس جہوٹہے نبی
کے ساتہی ہونگے ورنہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ انگور کا درخت مین ہون (یوحنا ۱۵ باب ۵)
اب اگر لفظی معنی یہان قرار دین تو سمجہہ جاؤ کہ کیا مطلب نکلتا ہے پس جبکہ انجیلو نمین جو تو ارخیز
ہین ایسی مقامون مین لفظی معنی سے مطلب نہین حاصل ہوتا ہے تو مکاشفات مین جو سراسر
استعارات ہین لفظی معنی سے کب مطلب حل ہو سکتا ہے ۔

ایک اور عجیب بات یہہ ہے کہ آپ انجیل سے لکہتے ہین کہ وہ عیسائیونکا دشمن ہوگا اور
عیسائیونکو قتل کرے گا بہلا انجیل مین کہان لکہا ہے کہ وہ عیسائیونکو قتل کریگا اور ملہمز
تو عموماً سب بنی آدم کا ذکر ہے عیسائیون کی تخصیص یہہ ماسٹر جی سے کے اوستادی ہے اور
اگر انجیل ہی سے ماسٹر جی یہہ فتوی دے چکے ہین تو اب اوس قتل کرنیوالیکا کیا قصور ہے
خیر وہ قتل کرنیوالا ہو یا رحم کرنیوالا کوئی ہو اگر وہ جہوٹہا نبی اور عیسائیونکو قتل کرنیوالا
ہے تو بقول ماسٹر جی کے انجیلی جانور ہے اور اگر وہ سچا رسول اور عیسائیونسے محبت کرنیوالا
ہے تو بقول ماسٹر جی کے قرآنی جانور ہے ۔

قولہ چہارم ۔ حدیث محمدی مین مذکور ہے کہ وہ جانور ارضی ایمان دارون اور کافرونپر
ایسا نشان کردیگا کہ اونمین امتیاز یقینی ہوجائیگا انجیل مین لکہا ہے کہ ایمان دار
عیسائیونپر اوس جانور کے دسترس نہوگی اون ایماندار عیسائیونپر حضرت مسیح اسم مبارک
خدا کا اور اپنا نقش کردینگے اور حدیث محمدی سے بہی پہلے نقل ہوچکا ہے کہ حضرت ابن مریم
ایماندارونکو مسح کرینگے اور اونکے درجے جنت مین بیان فرمائینگے اور دجال اور کافرونکو
غارت کرینگے اور سارے آدمی جنپر نشان جانور ارضی کا ثبت کیا ہوگا وہ سب کافر

گمراہ دشمن خدا اور مسیح کے ٹھہرینگے انتہی ج بشیر ماسٹر جی نے بیان کیا کہ وہ جانور حدیث محمدی
کے بموجب کافرون اور ایماندارون پر نشان کریگا اور انجیل کے بموجب ایماندار و نپر وہ
نشان نکریگا یعنی ایماندار و نپر نشان کرینگے اب یہین حدیث مخالف انجیل ہی پھر آپ ہی
ماسٹر جی لکھتے ہین کہ حدیث محمدی سی بہی پہلے نقل ہو چکا ہی کہ حضرت بن مریم ایماندارونکو
مسح کرینگے اب یہان حدیث موافق انجیل ہو گئی یہہ دورنگی کا سوانگ یعنی آدہی مہادیو
اور آدہی گوراپاربتی کا بہروپ ہے کہ جو شی مخالف انجیل ہی وہی موافق انجیل بہی ہی اسکے سوا
ایماندارون اور کافرون پر نشان کرینگے بابت ماسٹر جی مفسر حسینی کا قول نقل کرتے ہین
اور اوسی حدیث محمدی بتاتے ہین اس زبردستی کا کون انصاف کرے اور اصل حال یہہ ہے
کہ عیسائی علما جو حضرت عیسیٰ کو خدا جانتے ہین اس سبب سی بڑے وقعون مین جو اورون کے
ہات سی ہوئے وہ حضرت عیسیٰ کا شمول بیان کرتے ہین چنانچہ کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم
سے پیشتر حضرت عیسیٰ تھے (یوحنا ۸ باب ۵۸) اور ۷۰ سنہ عیسوی مین جب بیت المقدس
رومیون کے ہات سے غارت ہوا عیسائی علما کہتے ہین کہ اوسوقت بہی حضرت عیسیٰ بیت المقدس
کو غارت کرنے آئے تہے (دیکھو تفسیر اسکاٹ وغیرہ متی ۲۴ باب ۲۸) گیا تہہ اسیطرح دابۃ الارض
جو نشان ایماندار و نپر کرے گا اوسی بہی یہہ فعل حضرت عیسیٰ کا ٹھہراتے ہین ۔

پنجم قولہ ۔ قرآن و حدیث مین لکہا ہی کہ فیصلہ و انصاف آخر خدا بوساطت اس جانور
ارضی کے کریگا یعنی جنکو یہہ جانور ایماندار کہدیگا وہ ایماندار ٹھہرینگے اور جنکو وہ کافر کہیگا
وہ کافر ٹھہرینگے انجیل مین مذکور ہی کہ حضرت مسیح کلمۃ اللہ یعنی ظہور خدا ہین اور وہی فیصلہ اور
انصاف فرمائینگے اور اس جانور ارضی کو کہ نائب دجال ہی اور خود دجال کو اور
جانور ارضی کے کل نشان یافتہ آدمیونکو جو اوسپر ایمان لائی اور جنہون نے اوسکے
قول کو مانا فی النار و السقر فرمادینگے انتہی ج اگر ساری کتاب مسیح الدجال مین قرآن
کے کوئی آیت یا کوئی حدیث اس بیان مین بتائی جای کہ فیصلہ و انصاف آخر خدا

بوساطت اس جانور ارضی کے کریگا الخ تو ماسٹر جی جس خطاب کے مستحق ہین ناظرین وہ اونکے واسطے استعمال کرین اسکے سوا دابۃ الارض نہایت قریب قیامت ظاہر ہو کر لوگونپر نشان کرے گا (صفحہ ۱۶) اور انصاف آخیر خدا تمام اولین و آخرین مخلوق کا کریگا بھلا یہہ کس کے خیال مین آئے کہ جسکو یہہ جانور ایماندار کہدیگا وہ ایماندار ٹھیرینگے الخ اور اسیطرح اگر انجیل کا وہ بیان جو ماسٹر جی نے دفعہ چہارم مین لکھا ہی کہ اون ایماندار عیسائیونپر خود حضرت مسیح اسم مبارک خدا کا اور اپنا نقش کر دینگے الخ صحیح ہو تو قیامت سے پیشتر جتنے عیسائی مر چکے یا مرینگے اونکے بے ایمان مرنے مین کچھہ شبہ نرہا کیونکہ اب تک کسی عیسائی پر حضرت مسیح نے اسم مبارک خدا کا اور اپنا نقش نہین کیا ہی اور جبکہ اونپر اسم مبارک خدا کا اب تک نقش نہین ہوا ہی اور ماسٹر جی بہی اونہین مین ہین کیونکہ اسم مبارک خدا نقش ہونے کے عوض اب تک اسم مبارک رامچندر لکہارا اور لکہا جاتا ہی تو حضرت مسیح کلمۃ اللہ ضرور انہین فی النار والسقر فرماوینگے پہر یہہ کہ کلمۃ اللہ کے معنی ماسٹر جی لکہتے ہین کہ یعنی ظہور خدا یہہ معنے آپنے دل سے بنائی ہین اسلئے یہہ یعنی آپکے سراسر لایعنی اور بیمعنی بلکہ محض بے ایمانی ہی اور اسیطرح وہ بہی کہ خدا بوساطت اس جانور ارضی کے فیصلہ و انصاف کریگا کیونکہ دابۃ الارض جسے ایماندار یا بے ایمان ٹھرائیگا خدا ہی کے مرضی سے ٹھرائیگا نہ یہہ کہ خدا کو وہ فیصلہ و انصاف کرنا سکہلائیگا اور یہہ جو ماسٹر جی لکہتے ہین کہ حضرت مسیح فیصلہ و انصاف فرماوینگے یہہ ماسٹر جی کے کمال ناانصافی ہی اونکا انصاف اسیقدر ہوگا کہ عیسائیون سے فرماینگے اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو (متی، باب ۲۳) بس ہمنے تو اپنے دعوے کو ایسی دلیل سے ثابت کیا کہ جس سے کوئی عیسائی انکار نہین کرسکتا مگر تب جانین کہ ماسٹر جی بہی اپنے دعوی کو ایسی دلیل سے ثابت کرین جس سے کوئی مسلمان انکار نکرسکے لیکن اگر سرستی حلول کرجائے اور برہما بہی اوتر آئے تو ماسٹر جی سے یہہ کسیطرح ممکن نہین ہی۔

(صفحہ ۱۹) قولہ ہماری عرض اون سب صاحبون کی خدمت مین ہی کہ جو طالب حق ہین اور نہ چند اون صاحبون سے جو کہ خدا کے بندونکو ترغیب کرتے ہین کہ شرک وبت پرستی اور دہریت کی طرفداری کرو اور عیسائی مذہب کو جھٹلاؤ اور بہت سا غل غپاڑا کرکے آرزو کرتے ہین کہ عیسائی وعظ کرنیوالے تنگ اور دق ہوکر چپ ہورہین اور ہماری غرض فقط یہہ ہے کہ مضمون مذکورہ بالا کو غور سے ملاحظہ فرماکر دریافت کرین کہ اخبار انجیلی درباب دین محمدی کے جو اوپر بیان ہوا صاف اور واضح ہی الخ جواب ماسٹرجی نے معلوم نہین کہ طالب حق کسی سمجھا ہی کیا وہی طالب حق ہین جو ماسٹرجی کی غلط بات سچ مان لین اور شرک اور بت پرستی کی ترغیب دینوالون کی شکایت آپنے اسلئے کی تاکہ ماسٹرجی کی یہہ صفات در پردہ رہیگی مین پیشتر لکھ چکا ہون کہ یہہ سب کوشش ماسٹرجی کے صاف اس کتاب مین ہی ظاہر کرتی ہی کہ عیسائی مذہب کو جھٹلاکر شرک اور بت پرستی اور دہریت کی طرفداری کرین اور جو اخبار انجیلی درباب دین محمدی کے جو آپ لکھتے ہین انمین سے کوئی بہی خبر دین محمدی کے باب مین نہین ہی بلکہ یہہ ساری ڈھل محض بیٹھے ہوکر دیوانہ کے بڑ یا عیسائی دین خرابیکے واسطے شیطان کا مکر یا خلقت کی گمراہ کرنیکو دجال کا فتنہ صاف اور واضح ہے ۔

فصل دویم بیان مورت مسیح الدجال کا

(صفحہ ۱۹-۳۹)

(صفحہ ۲۰-۲۶) قولہ فصل گذشتہ مین انجیل مقدس سے نقل ہوا ہی کہ یہہ جانور ارضی یعنی جہوٹھا نبی اور نائب دجال اعظم کا ایک مورت دجالی بنواکے اسمین جان ڈالیگا حتی کہ وہ مورت باتین کریگی اور خلقت کو حکم کریگا کہ اوسکی پوجا کرین اور ہمنے اوسیرا فصل مین وعدہ بہی کیا تھا کہ حال اوس مورت دجالی کا ہم حدیث محمدی سے بہی لکھینگے ۔

مکاشفات - ۱۳ باب ۱۴ اور آیت آینده مین یهه لکها هی - اور اون اچنبهون
سے جنکے دکہانے کی قدرت اوس جانور کے سامنے (یعنے سامنے جانور بحری کے
که دجال اعظم هی) اوسی یعنے جانور ارضی کو جو جهوٹا بنی او نائب دجال اعظم کا هی
وی گئی زمین کے رهنے والون کو دغا دیتا هی که زمین کے رهنے والون سی کهتا هی
که تم اوس جانور کے یعنی جانور بحری کے جو دجال اعظم هی جسمین تلوار کا گهاؤ تها
یعنے اوسکی سر مین لکی گهاؤ تها اور حدیث محمدی مین بجاے اوس گهاؤ کے یهه
مذکور هی که دجال ایک چشم هوگا او جیا ایک مورت بناؤ ۱۵ اور اوسی یهه
دیا گیا یعنی جانور ارضی کو که جهوٹها بنی او نائب دجال اعظم هی یهه قدرت ملی
که اوس جانور کے مورت کو یعنی جانور بحری یا دجال اعظم کی مورت کو جان
بخشے که اوس جانور بحری یا دجال اعظم کی وه مورت باتین بهی کرے اور اون
سبکو جو اوس جانور بحری یا دجال اعظم کی مورت کو نه پوجین قتل کروائے
ان آیتون انجیلی کے معنے ظاهر یهه هین که جانور ارضی که جهوٹها نبی هی آدمیونکو بهکا
پهسلا کر اونسی ایک مورت دجال اعظم کی بنوایگا یعنی اوسکے اغوا سے گمراه کافر لوگ ایک پتهر کو پوجنے
کے لئے پسند کرینگے اور پهر جهوٹهے نبی موصوف کو قدرت هوگی که اوسمین جان ڈالیگا
اور وه ایک زنده مورت بنجائیگا حتی که وه مورت زبان سے کلام کرنے لگے گی اور
جو لوگ که اس جهوٹهے نبی کے معتقد هونگے اوس مورت دجالی کی پوجا کرین گے اور
جو اوسکی پوجا نکرین گے وه بحکم اوس نبی کذاب کی قتل کیئے جاینگے اور یهه بهی
ظاهر هی که نبی کذاب وهی شخص کهلاتا هی جو جهوٹها دعوی نبی اور رسول خدا هونیکا کرے
اس جهوٹهے نبی کا یهه دعوی بهی هوگا که بوساطت میری خدا نے ایک پتهر کے کنده کو
زبان اور آنکهین بخشین - اور یهه هرگز نهین کهیگا که یهه قدرت میری قدرت شیطانی سے
هی اور ظاهر هی که جو لوگ اس جهوٹهے نبی کے معتقد هونگے وه بهی کهینگے که خدا نے

اس صورت کو زبان اور آنکہین وغیرہ اپنی قدرت کاملہ سے بخشدین یہان سے یہہ بہی ظاہر ہے کہ اگر کوئی مذہب دجالی دنیا مین باغوای شیطانی جاری ہوا ہے اور موجود ہے یعنی جس مذہب کے موافق یہہ عقیدہ ہے کہ جابلورا صنی گورہ بالا ایک سچا رسول خدا قرب قیامت ظاہر ہوگا - تو غالب ہے کہ اس مذہب کے لوگ کسی پتھر کے کندہ کو اب سے پوجتے ہون - موافق دین محمدی کے - دو رکونکے یعنی حجر اسود ستون کالی پتھر کا اور رکن یمانی کی بڑی تعظیم واجب ہے اور خصوصاً رکن حجر اسود کی سب حاجی لوگ اوسکو چومتے ہین اور ہات سے تعظیماً اور ایماناً چہوتے ہین - قرآن کے سورہ شستم و ہفتم کی آیتون سیزدہم مین مذکور ہے اوس جاے شاہ عبد العزیز صاحب اپنی تفسیر عزیزی مین یہہ رقم فرماتے ہین اور جو آنحضرت صلعم کے کلام سے بوجہا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ حقتعالے جلشانہ اپنے بندون کے ساتہہ دنیا و آخرت مین وہی معاملہ کرتا ہے جو اونکے ذہنون مین بیٹھا ہوا ہے اور اونکے آپسمین دستور ہے اور پھیل رہا ہے جیسے دنیا مین باوجود اسبابکے کہ حقتعالے مکان سے منزہ ہے اور پاک ہے لیکن اپنے واسطے ایک گھر ٹھیرایا ہے تاکہ بندے اوس گھر کو دیکھکر اس گھر والے کی تعظیم بجالاوین اور بدون اس گھر بزرگ کے دیکہے ہوئے ممکن نتہا کہ اوسکی باطنی تعظیم اونکے ظاہر پر ظہور کرے اور اس گھر مین ایک پتہر کو یعنی حجر اسود کو اپنا ہات ٹھرایا اسواسطے کہ آدمیون کی عادت یون ہوگئی ہے کہ اپنے رئیس اور سردارون سے جو ملاقات کرتے ہین تو پہلے مصافحہ کرتے ہین اور ہات بہی چومتے ہین انتہی - اب ہم بیان کرتے ہین کہ مولوی عبد الحق کی کتاب مشکوۃ کے باب دخول مکہ الطواف فصل ثانی مین ایک حدیث یہہ ہے - روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے بیچ حق حجر اسود کے قسم ہے اللہ کی البتہ اوٹہائیگا اوسکو یعنی اللہ اوس کالے پتہر کعبہ مین جان ڈالیگا دن قیامت کو کہ واسطے اوسکے ہونگی دو آنکہین دیکہیگا ساتہہ اونکے اور ہوگی زبان بولیگا ساتہہ اوسکے

گواہی دیگا اوس شخص کے لئے کہ بوسہ دیا ہوگا اوسکو ساتھہ حق کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے تمام ہوا کلام مصنف مسیح الدجال کا۔

جواب تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین جو پادری الیٹ صاحب کی تفسیر سے لکھی ہے مطبوعہ ۱۸۷۸ء صفحہ ۱۹ مین مکاشفات ۱۳ باب ۱۴ وغیرہ کی تفسیر یہہ لکھی ہے کہ یہہ ایک اور پیشین گوئی ہے قوم جیزوٹ کی بابت جو فرقہ پاپا صاحب سے نکلی ہے وہ لوگ فریب سے تقیہ کرتے تھے اور دوسرے قسم کے لوگو مین جا ملتے تھے اونکی ایک سوسائٹی ہے پاپا صاحب کے ماتحت وہ دوست بنکر لوگون کے حالات دریافت کرنیکو اور یہہ معلوم کرنیکو کہ کون کون پاپا صاحب کا مخالف ہے اور درپردہ لوگونکو پاپا صاحب کا مطیع بنانیکو فریب بازی سے قومون مین گہستے ہے اور پاپا صاحب کے مخالفونکو دریافت کرکے یا تو مطیع بناتے یا قتل کرواتے تھے گویا پاپا صاحب مین جان ڈلواتے تھے انتہے اب دیکہو کہ مصنف مسیح الدجال کے دوسرے بہائی پادری عماد الدین بلکہ پادری الیٹ صاحب یہانتک کہ سب پروٹسٹنٹ مفسرین انجیل جانور ارضی سے مراد فرقہ جیزوٹ اور جانور بحری سے مراد پاپا صاحب خیال کرتے ہین (تفسیر مکاشفات ۱۳ باب صفحہ ۹۸ سطر ۱۴) اسکے سوا مکاشفات ۱۳ باب ۱۳ مین اوس جانور ارضی کی تعریف یہہ لکھی ہے اور وہ بڑے اچنبھے ظاہر کرتا ہے یہانتک کہ آدمیون کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ گراتا ہے انتہے اور یہہ آسمان سے زمین پر آگ گرانیکا معجزہ حضرت الیاس سے ظاہر ہوا تھا (۲ سلاطین ۱ باب ۱۰) پس بقول ماسٹر جی کے اگر وہ جانور ارضی جہوٹھا نبی ہے تو حضرت الیاس کو ماسٹر جی نے یہہ خدمت سونپی اور نہ صرف یہی بلکہ حضرت یحیی کی بہی جو الیاس کے روح اور قوت کیساتھہ بلکہ انجیل کے بموجب الیاس ہی تھے (متی ۱۱ باب ۱۴) حقیقت مین اس کتاب مسیح الدجال کی آڑ مین حضرات انبیاء علیہم السلام سے اپنی بت پرستی کا خوب کینہ نکالا اور مکاشفات ۱۳ باب ۱۴ مین ہے کہ جنہون کی قدرت اوسے دی گئی یعنے خدا نے اوسے قدرت بخشے

اب اگر وہ جانور ارضی جہوٹہا نبی ہی تو کیا خدا جہوٹہا ہو نگو بہی جنہون نے معجزون کی
قدرت بخشتا ہی پہر اسی باب کے آیت ۳ و ۱۴ مین ہی کہ اوس حیوان کے سر مین
تلوار کا زخم تہا ماسٹر جی لکہتے ہین کہ حدیث محمدی مین بجای اس کہاو کے یہہ
مذکور ہی کہ دجال یک چشم ہو گا الخ لیکن سر کے زخم کو ایک آنکہہ ہونیسی کیا نسبت بہت
ہے تفسیر مکاشفات ۱۳ باب ۳ صفحہ ۸۷ مین ہی یعنی اوس حیوان کے سات سرون
مین سے ایک سر کو زخمی دیکہا اور پہر چنگا ہو گیا یہہ اشارہ ہی ایک سلطنت پر جو
اوسکے برخلاف ہو جائیگی - سو انگلستان کی سلطنت اوس سے جدا ہو گئی ہی انتہی
پس اس زخم سے مراد مفسر مکاشفات نے انگلستانی سلطنت قرار دی اب کیونکر
کہین کہ ماسٹر جی نے حدیث محمدی کے مقابل مین اپنی مذہب کے سب علما مفسرین
کو جہوٹہا سمجہ لیا ہی مگر یہہ بہی مشکل ہی کہ جسکے حدیث کو ماسٹر جی نے اتنا معتبر خیال
کیا اوسی پہر نعوذ باللہ مسیح الدجال بزعم خود ثابت کرتے ہین تو اس سے ثابت ہوا
کہ جن مفسرین انجیل کا قول حدیث محمدی کے برابر ماسٹر جی نے نہین ٹہرایا وہ
سب ماسٹر جی کے زعم کے بموجب مسیح الدجال سے بہی آگے گذری ہین اور یہہ
سب عیسائی علما کی ساتہہ ماسٹر جی نے اپنی بت پرستی کا کینہ نکالا ہی اچہی عیسائی
ہوئی اور میرے دانست مین تو اس زخم سے مراد وہی ہوگی جو ہندو چوٹی منڈوا کر
عیسائی ہوتے ہین کیونکہ مکاشفات ۱۳ باب ۳ مین ہی کہ مین نے اوسکی سرون
مین سے ایک کو گویا موت تک زخمی دیکہا پر اوسکا زخم کاری چنگا ہو گیا تہا پس
موت تک زخمی ہونی سے مراد عیسائی ہونا ہی کیونکہ اوسکی لئے نئی زندگی ضرور
ہے (یوحنا ۳ باب ۳) اور اچہا ہونا یہی کہ چوٹی منڈوانے کے بعد اگرچہ سر
سے ایک خاص شی دور ہو جاتی مگر زخم بہی پایا نہین جاتا ہی اور جبکہ یہہ سب
کچہہ ہوا تو ضرور ہی کہ ہم سب ہنود ونکی جماعت کو جو عیسائیون مین شامل ہوئی ہین

مسیح الدجال قرار دین کیونکہ ماسٹر جی آپ ہی صفحہ ۱۲ سطر ۹ مین لکھتے ہین کہ
دجال اعظم دعوی الوہیت کریگا انتہی اور یہہ بت پرست لوگ عیسائی ہو کر بھی دعوی
کرتے ہین کہ ہم خدا کے فرزند ہین اور یہہ جو ماسٹر جی لکھتے ہین کہ جانور ارضی کہ
جھوٹھا نبی ہے آدمیونکو بہکا کر اونسے ایک مورت دجال اعظم کے بنوائیگا یعنی اوسکے
اغوا سے گمراہ کافر لوگ ایک پتھر کو پوجنے کے لئے پسند کرین گے الخ اور پھر آگے
ماسٹر جی اوس دجالی مورت سے مراد حجر اسود بیان کرتے ہین پس پتھر کو پوجنا
اور مورت دجال اعظم کی بنوانا ایکہی بات نہین ہے اور آدمیونکو بہکا بہکا کر اونسے
ایک مورت دجال اعظم کے بنوانا بھی حجر اسود پر صادق نہین آتا کیونکہ ماسٹر جی نے
پیشتر حجر اسود کا کسی آدمی کے ہاتھ سے بنایا جانا ثابت نہین کیا ہے اب تو ماسٹر جی
کے بیدلیل باتون سے مسلمان گمراہ اور کافر لوگ نہین ثابت ہوئے اور نہ حجر اسود دجال
کے مورت کیونکہ کسی آدمی سے وہ نہین بنوایا گیا ہے اور نہ اوسکا بنانا اوسکا پوجنا
ہو سکتا ہے کیونکہ بنانا اور بات ہے اور پوجنا اور بات پھر ماسٹر جی لکھتے ہین کہ جھوٹھے
نبی موصوف کو قدرت ہوگی کہ اوسمین جان ڈالیگا اور وہ ایک زندہ بنجائیگا اور
صفحہ ۲۰ مین ماسٹر جی لکھتے ہین کہ موافق قرآن و حدیث محمدی کے جانور ارضی
خدا کیطرف سے کلام کریگا - پس موافق اعتقاد محمد صاحب کے قول اور معجزہ اس جانور
ارضی کا قول اور معجزہ خدا کا ہوگا انتہی یعنے وہ جھوٹھا نبی جو اوس دجالی
مورت مین جان ڈالیگا یہہ فعل نبی کا فعل خدا کا ہوگا لیکن حضرت عیسیٰ نے
جب مردہ زندہ کیا یہہ فعل اونکا کیون فعل خدا گنا گیا کہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت
قائم رہتی اور عجیب یہہ کہ باوجود پتھر مین جان ڈالنے کے تو وہ نبی جھوٹھا ہو اور
حضرت عیسیٰ مردہ زندہ کرنیکے سبب نہ صرف یہہ کہ سچے نبی بلکہ خدا بھی جائین
اور اگر پتھر مین جان ڈالنا جھوٹھے نبی کے پہچان ہے تو حضرت عیسیٰ نے جو فرمایا

کہ اگر یہہ چپ ہو رہین تو پتھر چلا اُٹھینگے (لوقا ۱۹ باب ۴۰) اور پھر یہہ کہ خدا اِن پتھرون سے ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہی (متی ۳ باب ۹) اسکا جواب ماسٹر جی کے پاس کیا ہی اور عجب یہہ کہ ماسٹر جی اوس جانور ارضی کا یہہ فعل یعنے مورت مین جان ڈالنا خدا کا فعل بتاتے ہین یعنے خدا بوسیلہ اوس جانور ارضی کے اپنی یہہ قدرت ظاہر کریگا (دیکھو صفحہ ۲۵) حالانکہ قیامت کے دن جب حجر اسود کو اوٹھاویگا اور آنکھین اور زبان اوسی بخشیگا پس اگر اس جانور ارضی سی مراد حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہون تو ضرور تہا کہ زمانۂ حیات حضرت صلعم قیامت کے دن تک باقی رہتا مگر ماسٹر جی کی اس تقریر سی یہان یہہ مطلب ظاہر ہوتا ہی کہ خدا اپنی یہہ قدرت بوسیلہ نبی کے ظاہر نکریگا کیونکہ قیامت کے دن تک نبی کی حیات درازی نکریگی بلکہ نبی اپنی قدرت بوسیلہ خدا کی ظاہر کریگا کیونکہ اوسوقت صرف خدا حجر اسود کو زبان اور آنکھین بخشیگا تب ماسٹر جی کا قول صادق آسکتا ہی کہ نبی موصوف کو قدرت ہوگی کہ اوسمین جان ڈالے اور اگر اس جانور ارضی سی مراد صرف دابۃ الارض ہی تو یہہ بہی عجیب قیاس ہے کہ اوسی

حجر اسود کا پوجنی والا اور یہہ کہ اس جہوٹھی نبی کا یہہ دعوی بہی ہوگا کہ بوساطت

میری خدا نے ایک پتھر کے کندہ کو زبان اور آنکھین بخشین (صفحہ ۲۱) آپ لکھتے ہین پھر ماسٹر جی لکھتے ہین کہ اگر کوئی مذہب دجّالی دنیا مین باغوای شیطانی جاری ہوا ہی اور موجود ہی یعنے جس مذہب کے موافق یہہ عقیدہ ہی کہ جانور ارضی مذکورہ بالا ایک سچّا رسول خدا قرب قیامت ظاہر ہوگا ـ تو غالب ہے کہ اس مذہب کے لوگ کسی پتھر کے کندہ کو اب بہی پوجتے ہون انتہیٰ (یعنے حجر اسود کو) پیشتر ماسٹر جی لکھہ چکی کہ وہ نبی یہہ ہرگز نہ کہیگا کہ یہہ قدرت میری قدرت شیطانی ہی انتہیٰ الیس اگر کوئی مذہب دجّالی دنیا مین باغوای شیطانی جاری ہوا ہی اور موجود ہے

تو وہ مذہب پر ٹسٹنٹ کہ جسمین مارٹن لوتھر جی بہی شامل ہین کیونکہ بانی اس مذہب کے ہین اونہون نے شیطان کے مشورہ سی اس مذہب کی بنیاد ڈالی تہی جیساکہ اونکی کتاب ومیا پر ٹوتیا صفحہ ۲۲۸ مین مرقوم ہی پھر لوتہر کا قول ہی کہ اکثر میرے خوابگاہ کے کرے مین شیطان میرے ساتھہ آتا ہی اور بار ہا مین اور وہ باہم کہانا کہاتے ہین کہ ایسی اتفاق ہین مین ایک پیمانہ سی زیادہ نمک کہا گیا ہون انتہی پھر لوتہر کا قول ہے کہ ان شیطانون مین سی ایک جوڑی شیطانون کے ایسی عجیب اپنے پاس رکھتا ہون گویا وہ انتخاب ہین روے زمین کے علماے ربانیون کے اور یہہ دونون ہردم میرے پاس رہتے ہین (یہہ سب باتین اور اونکی سوا کتاب مرات الصدق مطبوعہ گوا یار سنہ ۱۸۵۱ء کے صفحہ ۹۴ - ۹۸ مین لکہے ہین اور چونکہ پر ٹسٹنٹ مذہب کے عیسائی مارٹن لوتھر کو سچا بنی کہ انجیلی واعظ جس سی مراد عیسائی محاورہ مین ہے سمجھتے ہین اور اوس مذہب کے موافق یہہ عقیدہ ہی کہ وہ سچا بنی قریب قیامت یعنے آغاز اسلام سی نوسو برس کے بعد ظاہر ہوگا تو غالب ہے کہ اوس مذہب کے لوگ کبھی نہ کبھی کو اب بہی پوجتے ہون مکاشفات ۱۳ باب ۱۴ و ۱۵ اسی ظاہر ہی کہ جانوراجنبی زمین کے رہنے والون سی کہتا ہی کہ اوس حیوان یعنی جانور بحری کے مورت بناؤ اور اوسی یہہ دیا گیا کہ حیوان کے مورت کو جان بخشی انتہے یہہ آیت بظاہر عیسائیونکی اوس عقیدہ سی خبر دیتی ہین جو عیسائی لوگ حضرت عیسیٰؑ کے تیسرے دن جی اوٹھنے کی بابت کہتے ہین اور پتھر سی مراد غالباً وہی ناصرہ والا پتھر ہی جو خداوند (یعنے حضرت عیسیٰ) کے میز کہلاتا ہی اور جسکی زیارت کرنیوالون کو پاپ روم کلیمنٹ اور پیر وغیرہ کیطرف سے ایک سات برس کے گناہون کے معافی کا کتبہ وہین لگا ہوا ہے (الکتاب کے مقامات المعروف مطبوعہ سنہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۴۲) یا یہہ کہ عیسائی لوگ جو حضرت عیسیٰؑ کے مدفون ہونیکا عقیدہ رکھتے ہین کہتے ہین بیت المقدس مین ابتک اونکی ایک قبر پتھر کی بتاتے اور کہتے ہین کہ

کہ حضرت عیسیٰ تین دن اسمین مدفون رہے ہین (ایضاً صفحہ ۲۳) مگر کمال تعجب کا یہہ محل ہے صفحہ ۲۲ مین ماسٹر جی لکھتے ہین کہ حسب مذہب کیموافق یہہ عقیدہ ہی کہ جانور ارضی مذکورہ بالا ایک سچا رسول خدا قرب قیامت ظاہر ہوگا الخ یہان جانور ارضی سے اشارہ جسمین رسولخدا کیطرف ہی ہر شخص سمجہ سکتا ہی حالانکہ یہہ جانور ارضی نائب دجال اعظم کا خود ماسٹر جی لکھہ چکے ہین (دیکھو صفحہ ۲ سطر ۱۳) اور صفحہ ۲ سطر ۱۴ مین اسی دجال اعظم کو مسیح الدجال ماسٹر جی نے لکھا ہی اور صفحہ ۴ سطر ۹ مین آپ لکھتے ہین کہ تحقیق ثابت ہوگا کہ محمد صاحب نے مسیح الدجال ہونیکا دعوی کیا پس کہین تو ماسٹر جی نے ارضی جانور کو نائب مسیح الدجال لکھا ہی اور جانور بحری کو مسیح الدجال اور کہین اوسی جانور ارضی کو مسیح الدجال بنایا حقیقت مین دروغگو را حافظہ نباشد اور یہہ مقام بہی خالی تعجب سے نہین ہی کہ مکاشفات مین یہہ کہین نہین لکھا ہی کہ وہ مورت پتھر کی ہوگی اور ضرور بہی نہین کہ وہ مورت پتھر کی ہو کیونکہ توریت وانجیل مین اکثر اونہین مورتون کا ذکر ہی جو چاندی یا سونے یا تانبے یا پیتل یا لکڑے کی ہوتی ہین دیکھو کتاب یسعیاہ بت پرست نئی عیسائی نے صرف حجر اسود کا ذکر کرنے کے واسطے زبردستی اوس مورتکو پتھر کا قرار دیا اسکی سوا مکاشفات ۱۳ باب ۱۵ مین ہی کہ وہ جانور ارضی اوس حیوان کے مورت کو جسے ماسٹر جی مسیح الدجال بتاتے ہین جان بخشیگا اور اوسکی مورت نہ پوجنے والونکو قتل کریگا اور حجر اسود کے آنکہین اور زبان ہونا قیامت کے دن پر منحصر ماسٹر جی آپ ہی بتلاتے ہین دیکھو صفحہ ۲۴ اگر اس سے دجالی مورت مراد ہی تو پس اوسوقت یعنی قیامت کے دن اوس مورت مین جان کسواسطے ڈالی جائیگی اور اوسکی پوجنے والی کہان سے آجاوینگے اور اگر قیامت سے پیشتر ان سب باتونکا ہونا ماسٹر جی یقین کرتے ہین جیسا کہ صفحہ ۲۰ مین لکھتے ہین کہ نصاری وغیرہ جو اس کالے پتھر کعبہ کے تعظیم کرنے

اور جو ہنکو کفر جانتے ہین اون نصاری وغیرہ کا پتہ ہو کعبہ کا دشمن ہوگا اور اونکے
خلاف گواہی دیگا اور اونکو قتل کروائیگا اور سزا دلوائیگا اور یہہ موافق انجیل
مقدس کے ہی جو صورت دجال اعظم کے نہ پوجینگے وہ قتل کئے جائینگے - اور یہہ بہی
تحقیق ہی کہ جب غلبہ دین محمدی کا ہوا تو ہزارہا نصاری عرب وشام وغیرہ کے
قتل ہوئی الخ جواب اب دیکھنا ہی کہ جب غلبہ دین محمدی کا ہوا اوسوقت حجر اسود کو جسے
ماسٹر جی صورت دجال اعظم کے بتاتے ہین جان کہان بخشی گئی تہی اور زبان اور
آنکھین کہان ملین تہین جو اونسے نصاری کو پہچان لیا اور گواہی دی اور قتل کروایا
اور سزا دلوائی کیا ناظرین کتاب ہذا اب بہی ماسٹر جی کی عقل گئی گذری نہ معلوم
کرلینگے اور شاہ عبد العزیز صاحب کا قول جو حجر اسود کے بابت ماسٹر جی نے بنا کیا تو
یہہ نہین سمجہی کہ شاہ صاحب نے وہان مجازی طور پر وہ کیفیت حجر اسود کی لکہی ہی نہ
یہہ کہ حقیقتاً حجر اسود خدا کا داہنا ہات ہوگیا مثلاً حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ انگور کا
درخت مین ہون (یوحنا ۱۵ باب ۵) مطلب یہہ کہ کوئی تصویر کا یا مصنوعی
نہین بلکہ اصل درخت انگور مین ہون اب اگر کوئی ماسٹر جی کیطرح خبط مین مبتلا
ہو تو حضرت عیسیٰؑ کو انگور کا درخت خیال کرے اسیطرح شاہ صاحب کے قول کو بہی
سمجہ لینا چاہئے - صفحہ ۲۹ مین ماسٹر جی آپ ہی لکہتے ہین کہ ہرگز یہہ مراد نہین ہی
کہ ہات پانو یا زمین یا پتہر یہہ گواہی دیگا کہ فلانا شخص مجہہ پر ایمان نہ لایا اور
مجہکو تعظیم نہ دی اور مجہکو اعتقاد سے بطلب ثواب نہین چوما یہہ مرتبہ عزت اور فخر کا
دربار الہی مین فقط نبیون اور رسولونکو ہوسکتا ہی الخ جواب اب دجال اعظم کے
صورت مین جان بہی پڑگئی اور مکاشفات ۱۳ باب ۱۴ و ۱۵ کو بہی ماسٹر جی نے
ثابت کردیا جبکہ زمین یا پتہر کچہہ گواہی نہ دیسکینگے تو دجالی صورت کو جان ملنا کیونکر
ثابت ہوسکتا ہی اور اگر ایسا ہو یہہ مطلب پیدا ہو کہ خدا کے حضور کسیکو سوا انبیاء علیہم السلام

کے گواہی دینی کی جرأت ہوگی تو یہہ بھی غلط ہی کیونکہ ہر شخص خدا کی حضور اپنا حساب دیگا
اور ایکدوسرے پر اپنے اپنے حق کا دعویدار ہوگا کیا آپنے انجیل مین نہین پڑہا دیکھو متی
۱۱ باب ۲۴ ۲۲ اور ۱۲ باب ۳۶ اور ۵ باب ۴۴ اسکی بعد صفحہ ۳۰ و ۳۱ مین ماسٹر جی
نے حضرت عیسیٰ کے فضائل آیات قرآن سے بیان کئے ہین اسکی ماسٹر جی نے بیفائدہ
تکلیف فرمائی مسلمانون مین کوئی اسکا انکار نہین کرتا ہی۔

صفحہ ۱۲۲ مین بیضاوی کا قول بیان کرکے اسکی شرح آپ اسطرح کرتے ہین کہ وہ
(یعنے حضرت عیسیٰ) بعد قیامت و الصافات کے دنیا کی انتظام کی مہم سے وفات پالینگے
یعنی پہر کوئی دشمن خدا مثل شیاطین اور دجالون وغیرہ کے باقی نرہیگا کہ اونسے
لڑے غرض کہ ان جہگڑون سے وفات پاوینگے الجواب یہہ نئی قسم کی وفات
ماسٹر جی نے ثابت کی اس سے لازم آتا ہی کہ عیسائی علما جو حضرت عیسیٰ کا صلیب پر
وفات پانا بیان کرتے ہین یہہ وفات بہی دنیا کی اقامت اور نبوت کی خدمت
اور یہودیون کے ظلم سے بچنا مراد ہوگے نہ یہہ کہ فی الحقیقت صلیب پر جان دینا او
اگر ایسا ہی ہی تو حضرت عیسیٰ کی مصلوبیکی بابت جو مسلمانونکا عقیدہ ہی اوسپر عیسائی
علما کو اب کیا اعتراض کی گنجایش ہی کیونکہ بقول ماسٹر جی کے وفات سے مراد جہگڑون سے
فراغت پاتا ہی مین تو کہتا تہا کہ ماسٹر جی عیسائیت کے پردہ مین عیسائیون کی
بیخ کنی بخوبی کر رہے ہین اب دیکھو کہ ماسٹر جی نے سب عیسائی علما کو یہان کیسا جہٹلایا
اور عیسائی ایمانکو جسکی بنیاد صرف مصلوبی مسیح کا یقین ہی بالکل بے اصل ٹہرایا پھر
اسی صفحہ مین ماسٹر جی لکھتی ہین کہ یہہ جو حدیث محمدی مین مذکور ہی کہ حضرت مسیح ملت
اسلام یعنی ملت محمدی قائم کرینگے وہ درست نہین کیونکہ موافق اعتقاد ملت محمدیکے
تو کل محمدی لوگ اور خود محمد صاحب بھی۔ اسبات کے منتظر ہین کہ قیامت
کے روز کالا پتہر کعبہ کا زندہ ہوکر اور زبان اور آنکہین پاکر اونکی حق مین خدا کے

سامنے گواہی اور شہادت دی تاکہ وہ ثواب عظیم حاصل کرین غرضکہ محمد صاحب امید
حصول ثواب کے قیامت کے دن حضرت مسیح کے شہادت پر نہین کہتے تھے پس
تحقیق ہوا کہ موافق دین محمدی کے حق حضرت مسیح کا کالے پتھر کعبہ کے زندہ صورت
کو قیامت کے دن منسوب ہوگا اور یہہ بھی مسیح الدجال کے ہین پس ثابت ہوا
کہ یہہ کالا پتھر کعبہ کا ایک ظہور مسیح الدجال کا ہی اور ملت محمدی اوسکی امت ہی پر ملت
خدا پس اس ملت محمدی کو حضرت ابن مریم قائم نکرینگے بلکہ اوسپر اپنا قہر نازل فرمایگا
ج اس سے یہہ مطلب نکلا کہ حجر اسود کو بوسہ دینے والی حضرت عیسیٰ کی گواہی سے
محروم رہینگی یہہ بالکل غلط ہی حضرت عیسیٰ جبکہ ملت اسلام کیا تھا آسمان سے نزول
فرماینگے تو ضرور ہی کہ وہ بھی حجر اسود کو بوسہ دینگے اور سب مسلمانونکے واسطے خدا
کے حضور گواہ ہونگے اور یہہ جو ماسٹر جی نے لکھا کہ موافق دین محمدی کے حق حضرت
مسیح کا کالے پتھر کو قیامت کے دن منسوب ہوگا الخ یہہ ماسٹر جی نے اپنی حسب حال بیان کیا
کہ جب عیسائی دین چھوڑکر بت پرست ہو جائنگے اوسوقت حضرت مسیح کا خواہی نخواہی کسی
پتھر کے صورت کو منسوب کرنا ہوگا اور موافق دین محمدی کے حجر اسود اگر سب مسلمانون کے لئے
گواہ ہوگا تو اوسے دینگے موافق ماسٹر جی کو یہہ بھی یقین کرنا چاہی کہ حضرت عیسیٰ کے لئے بھی
وہ گواہ ہوگا اس اولٹی سمجھ کا کون انصاف کرے کہ ایک بات دین محمدی کے
بیان کے اور دس باتین چھوڑ دین باوجود اسکے ماسٹر جی لکھتے ہین کہ پس ثابت ہوا کہ
یہہ کالا پتھر کعبہ کا ایک ظہور مسیح الدجال کا ہی الخ یہہ دوسرے عقلمندی ماسٹر جی نے
اپنی ظاہر کی کہ حضرت مسیح کا حق حجر اسود کو منسوب ہونا تو ثابت ہی نہین ہوا تھا
باوجود اسکے اوسے ظہور مسیح الدجال کا بھی لکھہ دیا اسکے سوا حجر اسود کو قیامت کے دن
آنکھین اور زبان ملنا آپ بھی لکھتے ہین (صفحہ ۲۸) اور دجال کا اوس سے بہت پیشتر ظاہر
ہونا سب جانتے ہین اور مکاشفات ۱۳ باب ۱۵ کی شرح مین آپ لکھتے ہین کہ جھوٹھا نبی

جهوٹها نبی آدمیونکو بهلاکر اونسی ایک مورت دجال اعظم کی بنوایگا - پهر جهوٹها نبی جو خوف
کو قدرت هوگی که اوسمین جان ڈالیگا دیکهو (صفحه ۱۲) جس سی ثابت هی که قیامت اور
دجال سی بهت پیشتر یهه سب کچهه هونا ضروری هی مگر یهان آپ پیش از خروج دجال
اور نزول حضرت عیسیٰ کے حجر اسود کو زبان اور آنکهین ملنا بیان کرتے هین یعنی ظهور دجال
پہلے نهین هوا اور نه حضرت عیسیٰ آئے پهر قیامت کهان سی آگئے جو حجر اسود کو زبان اور آنکهین
ملگئین واه ماسٹرجی اور قطع نظر اسکی حجر اسود سی مسیح الدجال کا ظهور کیونکر ثابت هو گیا
جبکه حجر اسود ریگستان عرب مین هی اور مسیح الدجال کو آپهی جانور بحری بار بار لکهه چکے
هین اسکی سوا جب دجال کے مورت زنده هو جای اور باتین کری تو دجال کے ظاهر
هونیکی پهر کیا حاجت باقی رهیگی اور خاص دجال وه کون شخص هوگا جو دریا سی نکلیگا
اور قیامت کے دن آدمیون مین سی کون ایسی فارغ بیٹهی هونگے جو دجال کی
مورت بنائنگے شاید ماسٹرجی اپنی خاندانی بت پرستی کی عادت سی یهه مورت بناتی هین
اور قیامت کے دن اوسمین جان ڈالنی سی مطلب کیا حاصل هوگا اور انجیل مین کهان لکها
هی که وه جانور بحری دجال هی اور جن انجیلی مفسرون نے اس جانور بحری سے مراد
پاپا صاحب لکهی هی (دیکهو اردو تفسیر مکاشفات مصنفه پادری ایلٹ و پادری
عماد الدین صفحه ۱۰۶ سطر ۱۴) وه سب کیا ماسٹرجی سی بهی زیاده بیعقل تهے اور
مسیح الدجال کے مورت سی حجر اسود کو مشابهت کیا هی کیونکه مکاشفات ۱۳ باب
۱۴ و ۱۵ اسکے بموجب اوس مورت کے بنتے هی اوسمین جان ڈالی جائیگی اور
حجر اسود کو قیامت کے دن زبان اور آنکهین ملنا ماسٹرجی آپهی لکهتے هین اور
جبکه یهه کچهه بهی ثابت نهین هی تو حجر اسود ظهور مسیح الدجال کیونکر ثابت هوا اور
ملت محمدی اوسکی ملت نه ملت خدا اب ثابت هوا که ماسٹرجی سخت جهوٹهه بکنے کے
سبب آپهی تو ظهور مسیح الدجال کا هین اور کرسٹیانی ملت اوسکی ملت هی نه ملت خدا

بس اس کرسٹیانی ملت کو حضرت ابن قدیم قائم نکرینگے بلکہ اوسپر اپنا قہر نازل فرمائینگے انتہی۔

صفحہ ۳۳ مین ماسٹر جی نے حجر اسود کو چومنے کے فضائل بیان کئے ہین۔

(صفحہ ۳۴) قولہ ایک حدیث مین مذکور ہی کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہہ کالا پتہر کعبہ کا کچھہ نفع و ضرر نہین پہونچا سکتا ہی اوسکا چومنا فقط پیروی محمد صاحب کی ہی اسپر شارح یہہ لکھتا ہی کہ مراد حضرت عمرؓ کی یہہ تھی کہ یہہ پتھر بذاتہ کچھہ نفع و ضرر نہین پہونچا سکتی ہی اگرچہ باعتبار بجا آوری حکم رسول مقبول صلعم کے نفع ہوتا ہی اوسکی چومنے سے کہ ثواب پاتا ہی انتہی یہہ بات حضرت عمرؓ نے بے سوچ کہی کیونکہ یہہ بالکلیہ خلاف عقیدہ محمد صاحب کے ہی احادیث اور تفاسیر قرآن سے اظہر من الشمس ہی کہ زمانہ دعوی نبوت اپنی وفات تک محمد صاحب اس کالے پتھر کعبہ کو باعتقاد و ایمان تمام چومتے رہے گو اور بتون کعبہ کو اونہون نے ترک کر دیا تھا اونکی دلی امید ہمیشہ رہی کہ چہونا اور چومنا اس پتھر کا اونکے گناہونکو مٹا دیگا اور اس سے بڑی کوئی امید عقبی کے نہین ہی کیونکہ یہی وسیلہ نجات کا ہی بس اعتقاد دین محمد صاحب کے یہہ کالا پتھر اونکا نجات دینے والا وسیلہ تھا الخ

ج

اگر کوئی ماسٹر جی سے پوچھے کہ حضرت عمرؓ نے حجر اسود کے بابت جو کچھہ فرمایا اور شارح کا جو قول ہی اب تم جو اوسکی خلاف یہہ سب پوتھی پران سناتے ہو کیا حضرت عمرؓ اور اوس حدیث کی شارح سے زیادہ مسلمان تمہاری قول کو معتبر سمجھین گے تو ماسٹر جی کو سوا اپنی خوبی عقل کا اقرار کرنے کے اور کچھہ نبن پڑے حضرت عمرؓ حضرت رسول اللہ صلعم کے مزاجدان تھے اسلئے اونہون نے جو کچھہ کہا حضرت رسول اللہ صلعم کی مرضی کو معلوم کرکے کہا اور حدیث کے شارح نے جو لکھا اوس مصلحت کو ماسٹر جی جو لیاین لعر گیتا کی پڑھنیوالے ہین کیا

ہیجان سیکین دوسری دانشمندی ماسٹر جی کی یہہ ہی جو لکھتے ہین کہ حضرت صلعم اس کالے پتہر کعبہ کو چومتے رہے گو اور بتون کعبہ کو اونہون نے ترک کر دیا الخ جس سے ثابت ہوتا ہی کہ حجر اسود بہی کعبہ کے اور بتون مین سے ایک بت ہی حالانکہ صفحہ ۲۳ مین آیہی اوسی رکن حجر اسود لکھہ چکی ہین اور صفحہ ۴۳ مین ایک حدیث ترمذی کے بموجب حجر اسود کا بہشت سے اوترنا بہی لکھہ چکی ہین بس کوئی کہہ سکتا ہی کہ رکن یا وہ پتہر جو بہشت سے اوترا ہو بت ہی ماسٹر جی کے دلمین جو بہشت کی بت پرستی سمائی ہوئی ہی تو آسمان پر بہی بت کے سوا اونہین کچھہ اور سوجہہ نہین پڑتا تیسری دانشمندی ماسٹر جی کی یہہ ہوئی جو لکھتے ہین کہ حضرت صلعم کی دلی تمنا ہمیشہ یہی کہ چہونا اور چومنا اِس پتہر کا اونکے گناہونکو مٹا دیگا اور اس سے بڑہی کوئی امید عقبیٰ کی نہین ہی کیونکہ یہی وسیلہ نجات کا ہی الخ

جس سے ثابت ہوتا ہی کہ اسکے سوا اور کوئی وسیلہ نجات کا نہین ہی نہ صرف عام مسلمانونکے لئے بلکہ خود حضرت رسول اللہ صلعم کے لئے نہ روزہ نہ نماز نہ حج نہ زکوۃ نہ قربانی نہ کوئی اور نیک عمل حجر اسود کے سوا کوئی وسیلہ نجات کا نہین ہی ورنہ صرف یہی بلکہ رسالت اور پیغمبری بہی اسکے برابر نہین ہی کہ پیغمبر کے بہی نجات کا یہی وسیلہ ہی یعنے حجر اسود کا چومنا اب یہہ باتین معلوم کر کے مسلمانون کو اور ذی علم عیسائیونمین ایک ہی ایسا نہ پایا جائیگا جو ماسٹر جی کو ارسطو اور کتاب مسیح الدجال کو لاثانی نسمجہے یہہ ایسی بات ہی جیسی حضرت عیسیٰ نے جو حضرت یحییٰ کے پاس جاکر باصرار تمام توبہ کا بپتسما لیا (متی ۳ باب ۱۴ و ۱۵) تو ماسٹر جی اسی سے یہی جانتے ہونگے کہ حضرت عیسیٰ کی نجات کا وسیلہ خاص یہی تہا اور انکی بیگناہی وغیرہ کوئی اسکی برابر نہین ہی۔

(صفحہ ۳۵) قولہ اسوفق انجیل مقدس کے سوا خدا تعالی خالق او پروردگار عالم کے

کوئی اور وسیلہ کفارہ اور مٹانی گناہ اور بخشش نجات ابدیکا نہین ہی نہ کوئی فرشتہ نہ رسول نہ کوئی مخلوق الخ ج اگر ماسٹر جی نی انجیل کے درشن کئی ہوتے تو جانتی کہ حضرت عیسیٰ نے حضرات حواریون سی خطاب کر کے فرمایا کہ جنکی گناہ تم بخشواوگی گناہ بخشی جاتے ہین جنہین تم نہ بخشوگے نہ بخشی جائینگی (یوحنّا ۲۰ باب ۲۳) یہان سی ثابت ہی کہ انجیل کے بموجب بندونکو بہی گناہ بخشنی کا اختیار ہی۔

(صفحہ ۳۶) قولہ اس کلمہ یا ظہور نے خدا نے واسطی کفارہ کرنے یا مٹانے گناہ ان کل بنی آدم کے اوسی جامہ انسانیت کو اختیار کیا جس سی کہ ساری گناہ آدم اور بنی آدم کے سرزد ہوئی ہین اور ہوتے ہین الخ۔

ج اسکے لئی دلیل کیا ہی سوا اسکی کہ ماسٹر جی کو گو سمجھنا چاہئی

(صفحہ ۳۷) قولہ جامہ انسانیت بنی آدم مین ظاہر ہوا اور بغیر باپ فقط قدرت روح اللہ سی الخ۔

ج یہان اس بیان کا کیا موقع تہا مگر چونکہ بت پرستونکو ایسی بیان مین کہنا جی کے جنم لینی کا مزا آتا ہی وہ اپنی دانست مین یہہ بہی دہرم جانتی ہین کہ حضرت عیسیٰ کے ذکر کے بہانے نشکلنکی اوتار کا منگل سماچار لوگونکو سنایا جاتا ہی۔

(صفحہ ایضاً) قولہ قرآن کے سورہ ال عمران آیت سی ویکم مین مذکور ہی کہ والدہ حضرت مریم نے خدا سی دعا مانگی تہی کہ حضرت مریم اور اونکی اولاد یعنے حضرت مسیح شیطان سی بالکل محفوظ رہین پس قاضی بیضاوی اس آیت کی نسبت حدیث آیندہ نقل کرتا ہی وعن النبی صلعم ما من مولود یولد الا والشیطان یمسہ حین یولد فتسھل من مسہ الا مریم وابنھا ومعناہ ان الشیطان یطمع فی اغواء کل مولود بحیث یتاثر الا مریم وابنھا فان اللہ عصمھا ببرکۃ ھذہ الاستعاذۃ ترجمہ نبی صلعم سی روایت ہی

اکہ کوئی بچہ نہین ہی جو پیدا ہوتا ہی مگر کہ شیطان اوسکو چھوتا ہی جبکہ وہ پیدا ہوتا ہی
پس وہ بچہ اوسکے چھونے سے روتا ہی الا مریم اور اوسکے بیٹے (حضرت مسیح) اور
اوسکے یہہ معنی ہین کہ شیطان طمع کرتا ہی اغوا کرنیکی ہر بچہ کے اس حیثیت سے کہ
موثر ہو اوس سے الا مریم اور اوسکے بیٹے (حضرت مسیح) کو کیونکہ اللہ نے اون دونو کو
محفوظ رکہا ببرکت اس دعا کی انتہی — یہہ جو مذکور ہوا کہ حضرت مریم بہی مس
شیطانی سے محفوظ تہین یہہ انجیل مین نہین ہی الخ پ ج انجیل مین یہہ کہان لکہا ہی
کہ حضرت مریم مس شیطانی سے محفوظ نہین تہین کیا آپ نہین گورا کرتی یا رستا ہے
کیطرح سمجہہ رکہی ہی مین نعوذ باللہ پھر کیا ضرور ہی کہ انبیا زادیون کیطرف نیک گمان کی
گنجایش ہوتے ہوئے بدگمانی کرنا ماسٹر جی کے یہہ فریب آمیز باتین اونہین کے دعوی کو
دیوتا کیطرف عاید ہوسکینگی مگر نبی زادیون کی بابت انکا یہہ نا لائق قیاس عیسائیون
اور مسلمانون کے نظر مین صرف دجالی سمجہا جائیگا — اسکے سوا صفحہ ۳۴ مین
ماسٹر جی نے جو لکہا ہی کہ سورہ یس سے وشتم آیت و دوازدہم اور آیتون آیندہ اور
تفاسیر سے ظاہر ہی کہ حضرت مسیحؑ نے اپنی رسولونکو شہر انطاکیہ مین کہ ملک شام مین
ہے ارسال فرمایا الخ پس تعجب کہ ماسٹر جی نے اسکا یقین کرلیا اور قرآن مین
یہہ بہی ہی کہ کافر ہوے جنہون نے کہا مسیح تیسرا تثلیث مین سے ہے اسکا ماسٹر جی
نے یقین نکیا اگرچہ یہہ انطاکیہ مین رسولون کے جانیکی خبر انجیل مین نہین ہی
مگر آپ نے مان لی اور حضرت مریم کے مس شیطان سے محفوظ رہنے کی خبر جو قرآن
مین ہی نہین مانی اور چونکہ قرآن مین حضرت مریم اور اونکی اولاد کا مس شیطان
سے محفوظ رہنا لکہا ہی پس حضرت عیسیؑ کی نسبت مس شیطان سے محفوظ رہنے مین
ماسٹر جی نے کچہہ بہی مین میکہہ نہین کی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ ماسٹر جی کے
نزدیک وہ مس شیطان سے محفوظ تہی حالانکہ انجیل مین حضرت عیسیؑ کا شیطان سے

آزمایا جانا مذکور ہی (متی ۴ باب ۱-۱۱) پس جسبات کا کچھ ثبوت نہین یعنی حضرت
بے بے مریم کا مس شیطان سی محفوظ رہنا اس سی تو ماسٹر جی کو انکار ہی اور جس کا ثبوت
انجیل مین موجود ہی یعنی حضرت عیسیٰ کا مس شیطان سی محفوظ رہنا اسکی خلاف پر اصرار ہی
یہہ اولٹی گنگا ماسٹر جی نے بہائی ہی—

(صفحہ ۳۸) قولہ تیسرے دن بعد مرے جاذ اور قبر مین دفن ہونیکی حضرت مسیح
بیشک جی اوٹھے الخ ج جب حضرت عیسیٰ کا مصلوب ہونا کروڑون عیسائیونکی
گواہی سی ثابت نہین ہوا جیسا کہ کتاب الغام عام مطبوعہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین لکھہ چکا ہون تو
اونکا مصلوب ہوکر پہر جی اوٹھنا کب ثابت ہوا سکتا ہی—

(صفحہ ۳۹) قولہ کا کچہہ نہین مخالف اور یہہ حضرت مسیح کا ہی اور سیوطی ظہور دجال
اعظم کا ہی الخ ج اسکا جواب پیشتر ہوچکا ہی کہ یہ جراً مخالف حضرت مسیح کا ہی اور نہ ظہور دجال
اعظم کا ہی—

فصل سیوم یہودیونکی مسیح الدجال یا جہوٹہی مسیح کے بیان مین

(صفحہ ۴۰ و ۴۱) قولہ شیعی ایسی سخت الزام سنیونکو تغیر قرآن کے دیتے ہین کہ طرفین کی
تحریر مطالعہ کرکے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قرآن مروجہ فی زمانہ حال قابل اعتبار کے نہین ہی
دوسرا الزام شیعون پر یہہ ہی کہ شیعی لوگ قرآن اور حدیث محمدی کو نہین مانتی
کر اونسی صاف ظاہر ہی کہ اول تو محمد صاحب کو جہاد یعنی بزور شمشیر و تعدی دین محمدی
پہلانیکا حکم ملا اور اونکی وساطت سی سب خلفا اور کل امت محمدی کو بہی حکم جہاد
حاصل ہوا پس کسی امام مہدی وغیرہ کے حاجت نہین — غرضکہ شاہ عبد العزیز
صاحب بہی فرماتے ہین کہ اسیطرح شیعی لوگ مثل یہودیون منکرون کے مانتی ہین—
کہ جہاد جائز نہین جب تک امام مہدی کہ مدت پہلے پیدا ہوچکی ہین اور کہین چہپے بیٹہے
ہین ظاہر نہون اور اس اعتقاد شیعہ سی ایتہ معلوم ہوتا ہی کہ اونہون نے یہود کے تقلید کی الخ

ح مسیح الدجال کے ذکر مین ماسٹرجی کو ضرور ہوا کہ شیعون کا اعتقاد نسبت قرآن کے
بہی بیان کر دین اور نہ صرف یہی بلکہ مسلمانونکا جہاد بہی کسیطرح ظاہر کر دینا ضرور ہوا
حالانکہ ماسٹرجی کو نہ شیعون کے اوس اعتقاد سے صحیح طور پر واقفکاری ہی اور نہ مسلمانونکو
شرائط جہاد سے شیعون کے معتبر اور مقبول علمانی بالاتفاق لکہا ہی کہ قرآن مین
کسیطرح ہرگز تغیر نہین ہوا ہی چنانچہ مصائب النواصب مین جو شیعون کے معتبر کتاب
ہے یہہ عبارت موجود ہی و ما نسبہ الی شیعۃ من قولہم بوقوع التغیر فی
القرآن لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ وانما قال بہ شرذمۃ قلیلۃ
لا اعتنا دلہم فیما بینہم یعنی جو لوگ نسبت کرتے ہین ہماریطرف کہ شیعہ قائل
ہین اسبات کے کہ قرآن مین کچہہ تغیر ہوا سو یہہ قول جمہور امامیہ کا نہین اسکی قائل گروہ
قلیل ہین جنکا اعتبار نہین اونہی اور اسیطرح ملا محمد صادق کلینی وغیرہ علماء شیعہ کا بہی
قول ہی اسکی سوا ماسٹرجی جو صفحہ ۴۸ سطر ۴ مین لکہتے ہین کہ شیعہ لوگ قرآن اور حدیث
محمدیکو نہین مانتے الخ لیکن ماسٹرجی کو کسی مسلمان بلکہ عیسائیون سے بہی دریافت
کرنا چاہئی کہ شیعہ جس قرآن سے تلاوت کرتے ہین کیا کوئی دوسرا قرآن ہی اب گنتی تو
جاوکہ کتنی دانشمندیان آپکی ظاہر ہوتے جاتی ہین اور جاو کچہہ دیوانگی نہین ہے
جو خواہی نخواہی صرف لڑینگی سو اسلمان اپنے مذہب کی ترقی سے کوئی اور تدبیر کر
کر سکتی ہون اسلام شروع مین ایکمدت تک بے جہاد صرف تعلیم کے وسیلہ لوگو مین
پہیلا اور اب سیکڑون برسون سی اسلام ملکو مین بے جہاد پہیلتا جاتا ہی کیونکہ
دین و ایمان کیواسطی مسلمانون کے پاس کمالیت قرآنیہ یہہ کہ تلوار وہ قرآن کی تلاوت
اپنی عاقبت بخیر ہونیکی واسطی کرتے ہین نہ یہہ کہ جو رنگ بازیکی مشق وہ قرآن مجید
کے ساتھہ خدا کے کتب سب بون کے وراثت رکہتے ہین نہ یہہ کہ گوگڑون و باندون
ہتیارون کی وراثت رکہتی ہین وہ اسلام کو علمیت جانتی ہین نہ یہہ کہ جہالت

جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہے ویحق اللہ الحق بکلمتہ ولو کرہ المجرمون
یعنے ثابت اللہ حق کو ساتھہ باتون اپنی کے اور اگرچہ ناخوش کہین گنہگار
(یونس ع ۹) پھر یہہ کہ لیہلک من ھلک عن بینۃ و یحیی من حی عن بینۃ
یعنی ہلاک ہوجاے جو کوئی ہلاک ہوا دلیل مین اور زندہ رہے جو کوئی زندہ ہوا دلیل مین
(سورہ انفال ع ۵) پھر یہہ کہ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین
یعنی کہہ لاؤ اپنی دلیل اگر ہو تم سچے (البقر ع ۱۳) اور قدیم زمانہ مین جن لوگون سے
مسلمانون نے جہاد کیا وہ علاوہ اپنی بت پرستی کے اِن خلق اللہ مین بھی خلل انداز
تھے کیا آپ نے ساری عیسائی تصنیفون مین نہین پڑہا کہ اسلام کا شیوع عیسائی
بے لگامون کے واسطے تازیانہ تھا کیونکہ اوسوقت عیسائی بہت ہی بگڑ گئے تھے
(دیکھو اُردو مکاشفات مطبوعہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۴۵) اور اوسی تفسیر کے صفحہ ۶۰
مین یہہ عبارت ہے کہ سب جانتے ہین کہ ان سے ایسا بڑا جنگ ہوا تھا کہ تمام فرنگستان
اونکے مقابلہ مین چڑہ آیا تھا مگر چونکہ لوگون کے شرارت اور بت پرستی اور بدکاری
کے سزا کے لئے یہہ افسوس ظاہر کیا گیا تھا اسلئے ضرور تھا کہ عیسائی مارے جاوین اور
ہوشیار ہوکر اپنا چال چلن انجیل کے موافق درست کرین ابو الحسن بغدادی
ترکون سے ایکدفعہ بارہ لاکھہ اور ایکدفعہ نو لاکھہ عیسائی مار ڈالے تھے اور باقی
عیسائی شکست کھاکر بھاگ گئے تھے انتہی (دیکھو مکاشفات ۹ باب ۱۵ کی تفسیر) پادری
بیچل صاحب فرماتے ہین کہ محمد صاحب - عیسائی یونانیون سے زیادہ ہمدردی کرتا
تھا بہ نسبت زرتشتی اہل فارس کا فران عجم کے انتہی (خطوط ہندوستانی جوانون کو
مطبوعہ عام مکین مشن پریس لکہنؤ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۹۲) چونکہ غلبت الروم فی ادنی
الارض کے انکار پیشین گوئی مین پادریصاحب نے یہہ لکھا ہے اب شرم ہے یا پادری
صاحب اس قول کے صدقت پر راضی ہون اور اپنا جوڑے باطل کرین یا اوس

پیشین گوئی کی صداقت پر راضی ہون اور پادری صاحب کا دعوی باطل کرین -
کیا آپ نہین جانتے کہ جس زمانہ مین مسلمانون مین جہاد جاری تہا تب اسقدر کتابین
کہان موجود تہین اور مسلمان اتنی زیادہ کب تہے اور چہاپہ خانے کہان جاری ہوئی تہے اور قرآن
ہمسایون زبانون مین ترجمہ کہان ہوتا تہا اور ملکون مین اسقدر امن کے حدوث کہان تہی اور توریت و انجیل
جسمین فضائل اسلام کے پیشتر سے خبر دی گئی ہی قریب ڈہائی سو زبانون مین ترجمہ کیجگئی تہی اور پروٹسٹنٹ مذہب جنہونے انجیل
کو تمام روے زمین مین ہر ملک کے زبان مین ترجمہ کرکے پہیلایا اوسوقت
کہان تہا مگر ابتو ہر شخص اپنی زبان مین قرآن کے مطالب سمجہ سکتا ہی مسلمان
اس کثرت سی ہین کہ اگر انمین ہمت پیدا ہو تو تمام دنیا مین خدا و رسول کے نام کی
عظمت اپنی زبان اور قلم اور مال سی ظاہر کرسکتے ہین اسلام کے انکار کرنیوالونکو
قائل اور لاجواب کرنے کے لئے توریت و انجیل کے ترجمہ ہر جگہہ موجود ہین اونسے بہی
دین اسلام کی صداقت منکرین اسلام کو آسانی ثابت ہوسکتی ہی اور جب اس سے بہی
زیادہ ضرورت ہو تو کیا حضرت رسول اللہ صلعم نے مباہلہ کا طریق ہمپر نہین
ظاہر کیا (دیکہو سورہ آل عمران ع ۶) پس اگر جہاد کے سوا مسلمانون مین
اسلام ظاہر کرنے کے کوئی اور تدبیر نہین ہی تو یہہ سب سامان صداقت اسلام
کس دن کے لئے ہین اب گنجائش نہین کہ عیسائی دین کا بزور شمشیر پہیلنا یہان
بیان کیا جاوی ورنہ تمام دنیا مین صرف جہاد کی وسیلے عیسائی مذہب کی ترقی
ثابت کردیتا نہایت مختصر یہہ ہی کہ ڈین مارک کے فوجون سے رگین ناپو کے
جنگلی لوگونکو فتح کرکے زبردستی اونسے بت پرستی چہوڑاکر عیسائی کیا تہا اور سکسن
قوم کے ساتہہ بہی ایسیہی زبردستی کرکے اونہین عیسائی کیا تہا اور بعضی جوانمردو
نے جنکو لقب کا ترجمہ تیغ بہادری لیونیون اور کورلنڈیون کے قومونکو فتح
کرکے عیسائی کیا تہا اور الیمانیون نے تریپن برس لڑائیان کرکے پروشیا

کے باشندونکو عیسائی کیا اور سنہ ۱۵۰۱ع مین تمام ملک اسپین سے اسلام کا نشان مٹایا گیا اور سنہ ۱۴۹۲ع مین اسپین والون نے امریکہ کے باشندونکو ایسی سختی کے ساتھہ عیسائی کیا جسکی بیان سے روح تھراجاتی ہے (دیکھو ہندی تواریخ کلیسا چھاپہ بت لٹ مشن سنہ ۱۸۷۹ع صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۱ و سیر اسلام ترجمہ بریلف سروی طبوعہ سنہ ۱۸۹۵ع صفحہ ۸۸ - ۹۳) کیا زنجبار مین غلامیکا دستور موقوف کرنے کیلئے ماٹرجی کوئی اپدیس سنانے گئے تھے مگر جب فرانس اور انگلنڈ کے جنگی جہازون نے اوس سلطنت کو توپون کے منہہ پر رکھہ لیا تب لاچار کرکے بردہ فروشی کا انسداد کرایا اور کیا اسی دستور غلامیکو موقوف کرنے کے لئے امریکہ کے رچمنڈ اور واشنگٹن دار السلطنتون نے ماٹرجی کو پنچ قرار دیکر فیصلہ کرلیا تھا ہرگز نہین بلکہ تین برس تک اس جنوبی اور شمالی امریکہ کے لڑائیون نے جب مشرق و مغرب مین غلغلہ ڈالدیا اور سدرن اوشن اور ناردرن اوشن یعنی بحر جنوب اور بحر شمالی کے طرح سپاہیونکا خون جنوب و شمال امریکہ مین بہہ گیا یہانتک پریزیڈنٹ ابراہام لنکن صاحب نے اپنی جان سے اور پریزیڈنٹ ڈیوڈ صاحب نے اپنی آبرو سے ہات دھوئے تب غلامونکی آزادی وقوع مین آئی پس ہر حال مین مسلمانونکا جہاد مشہور کرنا ماٹرجی کے ایسین تین غرضین ہین اوّل یہہ کہ ایسا بار بار مشہور کرنیسے کبھی تو ہندوستانی مسلمانونکا حال اسپین کے مسلمانونکا سا ہو کیونکہ وہان بھی صرف پادریونکی کوشش سے مسلمانونکا تمام ملک سے اخراج ہوا تھا دوسرے یہہ کہ جاہل مسلمان اس جوش و خروش مین آکر اپنی جانین دیدین اور تیسرے یہہ کہ علماء اسلام خیال کرین کہ ہم جو تحریر و تقریر سب قومون پر اسلام کے فضیلت ظاہر کرتے ہین عیسائیون کے نزدیک ہے جہاد ہماری سب کوششین بیکار ہین الغرض عیسائی واعظین اس زمانہ مین ونرات جہاد کے طعنی دیکر بیچارے

نیم جان مسلمانون پر خود جہاد کر رہی ہین کہ جرحت ۲ اللسان اشد من السنان
سب جانتی ہین ہلٹی واعظین رد نصاری بہی اپنی کمر سچای سی کسکر اور شہبازیکا بکتر
پہنکر اور پانوؤن مین صلح بخشنے والی انجیل کے چالاکی باندہ کر اور ان سب کے اوپر ایمان کے
سپر لگا کر جس سی اوس شریر کے ساری جلتی تیرونکو بجہا سکین اور نجات کا خود اور
روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہی لیکر (افسیونکا ۶ باب ۱۴–۱۷) ہر وقت مقابلہ کو
تیار رہتی ہین اور البتہ فتح بہی کرتے اور ہر عیسائی واعظ کو اپنی روبرو شکست پر
شکست دیتی رہتی ہین لیکن جو لوگ بعد ظہور پست حالی اسلام ایسی شکایت اہل اسلام کو
عیسائی حکام کی خوشنودی کا باعث جانتی ہین کیا معلوم کہ عیسائی سلطنت
کے بعد وہ اس سی زیادہ عیسائیون کے مذمت نکرینگی کیونکہ یہی سب فرقی اقبالمندی
اہل اسلام کے وقت بڑی مبالغہ کیا تہہ مسلمانون کے ثناخوان تہی جیسی کہ اب
اونکی توہین کرنیمین سرگرم ہین۔
(صفحہ ۴۱–۴۶) قولہ توراۃ اور اور کتب انبیا بنی اسرائیل مین۔ حضرت مسیح کی دو
ظہورون کے باب مین اخبار پیشین بکثرت درج ہین ظہور اول مسیح کے باب مین کتب
سماوی مذکورہ بالامین جنکو یہودی منکر بہی تسلیم کرتے ہین یہہ خبر ہی کہ وہ انکی مقدس
اور مسکین فقیر اور درویش صورت کا نبی اور رسول خدا ہوگا اور جاہل او ظالم اور
ناخدا ترس لوگ اوسکو دکہہ دینگی اور آخر کار اوسکو قتل کرینگی اور وہ دفن کیا جائیگا
پہر جی اوٹہیگا۔ اور اوسکا مذہب انجیل سوای نیک یہودیون کے قومون امیون مین بہی
یعنی غیر قومون مین جو کتب سماوی سی جاہل اور بت پرست تہی پہیلیگا الخ اسکے بعد
صفحہ ۴۲–۵۴ مذہب عیسوی غیر قومونمین پہیلنی او لفظ امی سی مراد اہل عرب
وغیرہ ثابت کرنیمین ماسٹر جی نے کئی ورق سیاہ کئی ہین اور صفحہ ۴۶ سطر ۵ مین
اس طول کلام کا نتیجہ یہہ نکالا کہ اسیوجہ سی اوس مسیح کو نبی امیونکا بہی کہتے ہین

جو لقب حضرت پیغمبر اسلام صلعم کا ہی اور صفحہ ۴۶ مین ظہور دوم مسیح کا ذکر ہی کہ
آخر زمانہ مین قرب قیامت ہوگا الخ ج ماسٹر جی کب تک یہی نالاجہی جاینگے
ان مسیح الدجال کے اوّل مین اور یہان اور آخر مین اور کئی اور مقاموںمین بہی یہی
بیان بار بار لکہنی سی کیا فائدہ توریت اور انبیاء کی کتابون مین حضرت عیسیٰ کے بلبدان
یعنی قربانی ہونیکا کہین ذکر نہین ہی اور خدا نے ماسٹر جی کو اتنی عقل نہ دی جو سمجہتی
کہ اگر یہود حضرت عیسیٰ کے قتل کی خبر توریت سی پاتے تو کیونکر ممکن کہ اونہین گرفتار
کرنے کے وقت وہ جاہل اور ظالم اور ناخدا ترس کے خطابونکو بہول جاتے
اور جان بوجہہ کر یہہ الزام اپنی سر لیتی کیونکہ گرفتار کرنا یہہ ایسی ذراسی بات نہین ہی
جیسی زبانی مباحثون مین بعضی متعصب حق و ناحق کا خیال نہین کرتے ہین اسکے
سوا یہودیونکو توریت بموجب مسیح کے مقتول ہونیکا اگر یقین ہوتا تو اپنی فلاح کی امید
وہ اور کس سے رکہہ سکتی تہے پس خواہ مسیح الدجال خواہ حضرت عیسیٰ یہودیون کے
عقیدہ مین اپنی مسیح کی مقتول ہونیکا کسیطرح شبہہ تک نہین ہی اور صفحہ ۴۶ ہی مین
جو ماسٹر جی لکہتے ہین کہ بہت سی غیر قومین یعنی قومین امّی بہی اوسپر ایمان لاوینگی
اور یہی وجہ ہی اوس مسیح کو نبی امّیونکا بہی کہتے ہین الخ یہان یہودیون کے عقیدہ کا
ماسٹر جی نے ذکر کیا ہی پس یہودیونکا مسیح اگر اس سبب سی کہ بہت سی قومین اوسپر
ایمان لاوینگی نبی امّیونکا کہلایا تو قطع نظر اسکی کہ یہہ صریح جہوٹہ ہی اور یہودیونکی
مسیح کا کبہی یہہ لقب نہین مشہور ہوا اور نہ کہین توریت و انجیل وغیرہ مین مذکور
ہوا کیا فرنگی اور مصری اور یونانی اور رومی اور بہت سی قومین (مسیح الدجال صفحہ ۴۴
سطر ۱۵) حضرت عیسیٰ پر ایمان نہین لائین پس نبی امّیون کے تو حضرت عیسیٰ
بہی خواہی نخواہی ہین مسیح الدجال کے لئے اسمین خصوصیت کیا ہوئی اور یہہ کیا
دانشمندی ماسٹر جی کو سوجہی جو یہہ نہ سمجہے کہ یہہ بات کسکی طرف جا لگتی ہی لیکن شاید ماسٹر جی کی اسمین بہی

یہہ حکمت ہوگی کہ اپنی قدیم بت پرستی کی تائید مین اونہین حضرت عیسیٰؑ کی کسی نہ کسی طرح ہجو کرنا منظور ہے۔

(صفحہ ۴۷) مین ماسٹرجی لکھتے ہین کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ موافق پیشین گوئیون توارات اور اور نبیون کے جنکو یہود تسلیم کرتے ہین وہ متعدد ظہور مسیح کے ہونیوالے ہین الخ

ج توارات وغیرہ مین حضرت عیسیٰؑ کے ظہورونکا اگر کہین ذکر ہوتا تو کیا ماسٹرجی یہودیونسے بہی زیادہ توریت کی تفسیر کا دعویٰ کر سکتے ہین اور اگر ایسا ہی تو وہ آیتین اسجگہ کیون نہ نقل کی گئین کہ ایک جگہہ تو اعتبار ماسٹرجی کا باقی رہتا۔

(صفحہ ۴۹) قول حضرت مسیح۔ یہودیون کافرون سے فرماتے تھے کہ تم مجھے قتل کروگے اور مین تیسرے روز پہر جی اوٹھونگا الخ ج اسمین ماسٹرجی کے دو جھوٹھ ہین اوّل یہہ کہ حضرت مسیح نے یہودیونکو کافر نہین فرمایا پھر ماسٹرجی کو الیا کہنا کیونکر جائز ہوا چنانچہ کہین انجیل مین اسکا ذکر نہین ہے کیا ماسٹرجی کو اتنی بہی سمجھہ نہ آئی جو حضرت عیسیٰؑ کے اس حکم پر غور کرتے کہ فقیہہ اور فریسی موسیٰ کے گدی پر بیٹھے ہین سو جو کچھہ وہ تمہین کرنیکو کہین کرو (متی ۲۳ باب ۲ و ۳) اب غور کرو کہ اگر یہودی کافر ہین تو کیا ممکن تھا کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے حواریون سے فرماتے کہ کافرون کی تعلیم پر عمل کرو ہان مسلمان البتہ یہودیون اور عیسائیون کو کافر کہہ سکتے ہین کہ اونکی الہامی کتاب سے اسکا ثبوت ظاہر ہے دوسرے یہہ کہ حضرت عیسیٰؑ نے کبھی یہودیون سے یہہ نہین فرمایا کہ تم مجھے قتل کروگے اور مین تیسرے روز پھر جی اوٹھونگا اور اپنی اس دوسرے جھوٹھہ پر تو ماسٹرجی آپ ہی گواہ ہین جو لکھتے ہین کہ یہہ شخص (یعنی حضرت عیسیٰؑ) کہتا ہے کہ مین مسمار کر سکتا ہون اس ہیکل یعنی بیت المقدس کو

اور مین تین دن مین اوسکو پھر تعمیر کرسکتا ہون اور حقیقت یہہ تہی کہ حضرت مسیح ہیکل سے اپنی جسم انسانی کو تعبیر کرتے تہے الخ پس جب حضرت عیسیٰ نے یہہ فرمایا کہ مین مسمار کرسکتا ہون تو اوسکا مطلب یہہ کیونکر ہوا کہ تم مجہے قتل کروگے کیا مخاطب اور متکلم مین کچہہ فرق ہی نہین ہے اور اسمین بہی دو جہوٹہہ ماسٹر جی کے ظاہر ہوئے ایک تو یہی جو مذکور ہوا دوسرا یہہ کہ آپ ہی ماسٹر جی بیشتر لکہتے ہین کہ تین دن مین الخ اور بعد اوسکے آپ لکہتے ہین کہ مین تیسرے روز الخ کیا پورے تین دن اور تیسرے روز مین کچہہ تفاوت ہی نہین ہے یہہ بناوٹ ماسٹر جی کو اسلئے کرنے پڑی کہ حضرت عیسیٰ کا قول انجیل مین یون مذکور ہے کہ مین یونس نبی کیطرح تین دن اور تین رات زمین کے تلے رہونگا (متے ۱۲ باب ۴۰) حالانکہ انجیل کے بموجب حضرت عیسیٰ تیسرے دن یعنی صرف ایکدن اور دو رات کے بعد قبر سے نکل آئے نہ تین دن قبر مین رہے اور نہ تین رات واہ ماسٹر جی جہوٹہہ بہی بولے تو ایسا کہ تین دن کا تو کیا ذکر ہے ایکساعت بہی نہ چہپ سکا -

(صفحہ ۵۰) قولہ کتب انبیاء سابق مین خبر تہی کہ مسیح بن داؤد ظہور خدا کا ہوگا اور خدا کے ظہور اور تجلیات حضرت آدم اور موسیٰ وغیرہ نے مشاہدہ کی تہین الخ

ج یہہ بہی ماسٹر جی کا صریح جہوٹہہ ہے کتب انبیاء سابق مین کہین اسکا ذکر نہین ہے اور ماسٹر جی کو حضرت عیسیٰ کا ابن داؤد ہونا ثابت کرنا تہا جبکہ حضرت عیسیٰ خود فرماتے ہین کہ جبکہ داؤد اوسے خداوند کہتا ہے تو اوسکا بیٹا کیونکر ٹہرا (متی ۲۲ باب ۴۵) اور نسب نامہ مندرجہ انجیل متی جو مسیح بن داؤد لکہا ہے اسی غلطی کے سبب بعضی فرقون مسیحی نے اپنی انجیل سے وہ نسب نامہ نکال ڈالا ہے (دیکہو ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۵) مگر تعجب کہ مسیح الدجال کے بیان مین ماسٹر جی کو یہہ دوسرے کہتا کہان سے سوجہے

صفحہ ۵۲ مین ماسٹر جی نے دو شعر موزون کئے ہین کہ وہ بہی خالی لطف سے نہین ہین سلئے بعینہ نقل کئے گئے ۵ وہ تو آیا تہا فلک سے اسی کی خاطر ٭ جو یقین لاوے گناہ اوسکی مسیح بخشیگا ٭ گر تو اقرار کرے وہ ہی مرا میرے لئے ٭ بے شبہہ تیرے گناہونکو مسیح بخشیگا ٭ ان دونون شعرون کے داد ناظرین کے قدر دانی پر چہوڑے گئے اسکے بعد صفحہ ۵۳ و ۵۴ مین بیت المقدس کے رومیون کے ہاتہ سے غارت ہونیکا ذکر ہے اور آخر صفحہ ۵۴ مین لکہا ہے کہ بیت المقدس مین اوسکی غارت کے بعد جو قربانیان موقوف ہوئین اصل حقیقت ان قربانیون کفارہ گناہ وغیرہ کی قربانی حضرت مسیح کے ہے مطلب یہہ کہ حضرت عیسیٰ کے مصلوب ہونیکے بعد جو بسبب غارت ہونے بیت المقدس کے یہودیون مین قربانی موقوف ہوئی یہہ اشارہ اسیکا تہا کہ بعد مصلوبی حضرت عیسیٰ کے اب بہیڑ بکری کی قربانی کے حاجت نہین رہی مگر یہہ گمان ماسٹر جی کا کئی وجہ سے درست نہین ہے اول تو مصلوبی حضرت عیسیٰ کے ثابت نہین ہے چنانچہ النعام عام مین آٹہہ عیسائی فرقے مرقوم مین جو اس مصلوبی کے منکر تہے اور دولت فاروقی اور نوید جاوید مین اسکی اور بہت بڑے بڑے ثبوت ہین پس جب مصلوبی ثابت نہو تو قربانی سے اوسے کیا علاقہ ہے دوسرے حضرت عیسیٰ سے سیکڑون برس پیشتر جب اسیری بابل کے سبب بیت المقدس مین ڈیڑہ سو برس تک قربانی موقوف رہی اوسوقت حضرت عیسیٰ کب مصلوب ہوئے تہے اور حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانیکے چالیس برس بعد تک کیون قربانی جاری رہی تہی چاہئے تہا کہ اوسیوقت جب حضرت عیسیٰ عیسائی عقیدہ کے بموجب مصلوب ہوئے تہے قربانی موقوف ہوجاتی تیسرے اگر حضرت عیسیٰ کی مصلوبی کے بعد بیت المقدس مین قربانی موقوف ہونا خدا کی مرضی سے ضرور تہا تو یہودی لوگ جنمین قربانی موقوف ہوئی چاہئے تہا کہ حضرت عیسیٰ کی مصلوبی پر سب سے پہلے ایمان لاتے حالانکہ وہ سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ کے مراتب کا

انکار کرنیوالی ہین چوتہی محض قربانی گناہ کا کفارہ نہین ہی بلکہ سب سے مقدم توبہ ہی
اگر توبہ نکرو تو تم سب اسیطرح ہلاک ہوگے (لوقا ۱۳ باب ۵) پانچوین انجیل مین قربانی
پر ایمان لانیسی نجات نہین ہی بلکہ دل کے نئی تبدیل سی نجات ہی (یوحنا ۳ باب ۳)
کوئی عیسائی ہو کر نجات نہین پاتا ہی بلکہ نئی زندگی حاصل کر کے یعنی کامل نیکوکار ہو کر
نجات پاتا ہی پس کامل ہو جیسا تمہارا باپ جو آسمان پر ہی کامل ہی (متی ۵ باب ۴۸)
چھٹے حضرات حواریون مین سی کسی ایک نے بھی قربانی یعنی مصلوبی پر ایمان لانکی اطلاع
تک نپائی تہی تب پطرس اوسی کنارہ لیگیا اور جھنجھلا کر کہنے لگا کہ ای خداوند تیری سلامتی
ہو یہہ تجپر کبھی نہوگا انتہی (متی ۱۶ باب ۲۲) ساتوین یہودی صرف قربانیکو
نجات کا باعث نہین جانتے تھے بلکہ حضرت ابراہیم کی خلت اور راستبازی اور خدا
کے اوس عہد پر جو اونہوں نے اونکی نیک آدمیون کے ساتھ باندہا تہا اور ختنہ پر بھی
جس سے وہ گناہ کا کفارہ جانتی تہی (مفتاح الکتاب مطبوعہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۶۴ کتاب
اعمال ۱۵ باب ۱) پس اب کیا ماسٹر جی حضرات حواریون سی بھی ایمان مین زیادہ ہوگئے
جو اپنی جگٹ اور بلدان چھوڑ کر صرف قربانی پر ایمان لانا نجات کیلئی کافی جانتی ہین

فصل چہارم

اس بیان مین کہ موافق قرآن مجید کے محمد صاحب کے زمانہ مین یہودی مدینہ
وغیرہ کی منتظر مسیح دجال کے تھے اس دعوی سی کہ اوسکی خبر اونکی توریت
وکتب سماوی مین ہی (صفحہ ۵۵ وغیرہ)

صفحہ ۶۲ قول خدا کرے کہ ہمارے خداوند عیسی مسیح آسمان سی جلد نزول فرماوین
اور ہمکو سب شیاطین اور دجالون پر فتح دلواوین تاکہ ہم پرانے سانپ یعنی شیطان کو

انکی پانونکو روندین اور کچلین اور پہر اپنے خداوند کیساتہہ سلطنت آسمانی کے سہر وابدی مین داخل ہون الخ ج حضرت عیسیٰ تو فرماتے ہین کہ مین اونسی صاف کہدونگا کہ ای بدکارو میرے پاس سی دور ہو (متی باب ۲۳) اور ماسٹر جی امید رکھتی ہین کہ ہمکو سب شیطانون ور جانورن فتح دا ہین لعنۃ اللہ شیطان نے کیا ہی واہ کیا ہی گمراہ + لاحول ولا قوۃ الا باللہ علاوہ اسکے سوا ماسٹر جی یہہ فتح کن شیطانو نپر چاہتی ہین کیا اون شیطانون پر جو مارٹین لوتہر کے مددگار اور پروٹسٹنٹ مذہب کے بنیاد ڈالنیوالی تہی (دیکہو مرات الصدق) یا اوسپر جسکو حضرت عیسے نے فرمایا کہ ای شیطان میرے سامنے سی دور ہو (متی ۱۶ باب ۲۳) آیا ماسٹر جی اوس شیطان پر فتح چاہتی ہین جو حضرت عیسیٰ کا آزمانیوالا ہوا (متی ۴ باب ۱) پہر ماسٹر جی کب اوسکی آزمایش سی بچ سکتی ہین یا اوس شیطان پر جو بقول آپ کے حضرت عیسیٰ کو صلیب دلواکر سب عیسائیونکو بہشت مین لیجانیوالا ہوا (یوحنا ۱۶ باب ۷) لیکن خزینہ بیت المال لقمہ مساکین است نہ طعمہ اخوان الشیاطین غرض یہہ کہ ماسٹر جی بہی نری دیوتا ہین (صفحہ ۳۷) قولہ تمیم داری نے اس داستان اپنی ملاقات جانور ارضی سی اور دجال کو اپنی طرف سی ایجاد کیا کہ محمد صاحب کے خاطر جمع ہو کیونکہ دجال وغیرہ کہین چہپی نہین بیٹہی الخ ج حدیث قصہ تمیم داری کے جنہون نے ایک ٹاپو مین دجال کو دیکہا مشارق الانوار مین ہی لیکن اوسمین جانور ارضی کا نام تک نہین ہی اور چونکہ کتاب مکاشفات مین جانور ارضی اور جانور بحری کا ذکر جسی ماسٹر جی مسیح الدجال سمجہتی مین ایکہی جگہہ مین ہی اسلئے اوس شخص کو جو تمیم داری کو دجال کے پاس لیگیا ماسٹر جی نے جانور ارضی یعنی دابۃ الارض بنایا یہہ حال ماسٹر جی کی دیانت کا ہی اور یہہ جو ماسٹر جی لکہتی ہین کہ دجال وغیرہ کہین چہپی نہین بیٹہی یہہ ایسی بات ہی جیسی یہودی کہتی ہین کہ آخر زمانہ

حضرت عیسیٰ حضرت داؤد سی پیدا ہونگی اور وہ آسمان پر کہین چہپی نہین بیٹھی ہین اور
کتاب عزا سی وہ انکا ثبوت دیتی ہین پس بے ایمانونکو ایسی واہمی اکثر گھیرے رہتے ہین -
(صفحہ ایضاً) قولہ محمد صاحب کو یہہ گمان تہا کہ شاید اونہین کا زمانہ زمانہ آخر ظہور
دجال ہو الخ ج کیا حضرت عیسیٰ نے اپنی شاگردون سی نہین فرمایا کہ مین تمسی سچ
کہتا ہون کہ اونمین سی جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین کہ جبتک ابن آدم کو اپنے
بادشاہت مین آتے دیکہہ نہ لین موت کا مزہ نہ چکہینگے (متی ۱۶ باب ۲۸
و ۲۴ باب ۳۴ مرقس ۹ باب ا لوقا ۹ باب ۲۷) حالانکہ اونمین سی کوئی باقی
نہین رہا اور حضرت عیسیٰ ابتک نہین آئی پہر حضرت رسول اللہ صلعم کو اگر اپنی عہد مین یہہ
گمان تہا اور دجال نہین ظاہر ہوا تو اسپر تعجب کا کیا مقام ہی اب آیندہ ماسٹر جی
کے اقوال صفحہ ۶۵ سی ۷۰ تک بغور پڑہنا چاہئی -
(صفحہ ۶۵) قولہ محمد صاحب کو شبہہ قوی ہوگیا تہا کہ ابن صیاد جو ایک یہودی
لڑکا تہا - مسیح الدجال ہے الخ
(صفحہ ۷۰) قولہ جب محمد صاحب نے سُنا کہ کسی عورت یہودی کے مدینہ مین ایک ایسا
لڑکا پیدا ہوا ہی کہ اوسکی ایک آنکہہ پہٹی ہوئی ہی تو محمد صاحب کو خوف ہوا کہ شاید لڑکا
مسیح دجال ہو - انجیل مین مذکور ہی کہ ایک سر دجال کا زخمی تہا - اور چونکہ سر مین
آنکہہ بہی ہوتی ہی اسلئی نصاریٰ عرب مین یہہ نشانی دجال کی مشہور ہو الخ
(صفحہ ۷۳) قولہ محمد صاحب کو یقین تہا کہ مسیح الدجال یہودی نسل ہوگا الخ
(صفحہ ۷۴) قولہ قرآن و حدیث سی یہہ ہی ثابت ہی کہ آخر زمانہ مین مسیح الدجال
یعنے جہوٹہا مسیح یہودیونکا یقیناً ظاہر ہوگا اور اوسوقت مسیح حقیقی ابن مریم آسمان سے
نزول فرائینگے اور اوسی جہوٹہی مسیح اور اوسکی ساتہیونکو غارت کرینگی پس یہہ نتیجہ
نکلتا ہی کہ اگر محمد صاحب نے یہود منکر حضرت ابن مریم کی یہہ دعوی کیا ہو کہ جس نبی

آخرالزمان کے منتظر ہیں کہ وہ ظاہر ہو کر تمکو تمہارے مخالفون پر فتح دلواوے اور سلطنت عظیم قائم کرے وہ نبی آخرالزمان مین ہون تو تحقیق ثابت ہوگا کہ محمد صاحب نے مسیح الدجال ہونیکا دعوی کیا لیکن یہودیون پر یہ ہے کہ منکر حضرت عیسیٰ بن مریم کی نبی محمد صاحب نے یہی دعوی کیا جیسا کہ قرآن و تفاسیر مین صاف لکھا ہے الخ اب مسیح الدجال کے صفحہ ۵۵ و صفحہ ۳۷ انکی عبارتون پر خوب غور کیا جاتا ہے کہ ماسٹر جی کی عقل کا اندازہ معلوم ہو جاتا ہے صفحہ ۱۵ مین ابن صیاد یہودی کے مسیح الدجال ہونیکا شبہہ مذکور ہے اور صفحہ ۳ مین مسیح الدجال کا مجسم ہونا لکھا ہے اور صفحہ ۴۶ مین ماسٹر جی لکھتے ہین کہ محمد صاحب کو یقین تہا کہ مسیح الدجال یہودیون سے ہوگا اور صفحہ ۴۷ مین ماسٹر جی لکھتے ہین کہ محمد صاحب نے مسیح الدجال ہونیکا دعوی کیا پس ماسٹر جی ہی کے قول سے مسیح الدجال کا یہودی اور مجسم ہونا ظاہر ہے اور یہہ بھی کہ ابن صیاد پر بھی یہہ شبہہ قوی تہا اور حضرت رسول اللہ صلعم مین یہہ کوئی بات نہتی پھر کیونکر دعوی مسیح الدجال ہونیکا حضرت کیطرف عاید ہو سکتا ہے ایک امر صاف اور عام پسند تو یہی ہو چکا دوسرا جواب یہہ ہے کہ ماسٹر جی جو لکھتے ہین کہ قرآن و تفاسیر مین صاف لکھا ہے الخ حالانکہ قرآن و تفاسیر سے کہین ماسٹر جی نے یہہ ثابت نہین کیا ہے کہ حضرت صلعم نے دعوی مسیح الدجال ہونیکا کیا پس بے اعتباری قول ماسٹر جی کی صریح ظاہر ہے تیسرا جواب یہہ ہے کہ بقول ماسٹر جی کے دجال کے قتل کیواسطے حضرت عیسیٰ کا نزول فرمانا ضروری ہے حالانکہ حضرت پیغمبر اسلام صلعم کے ایام حیات مین ایسا نہین ہوا بلکہ ابتک اگرچہ قریب تیرہ سو برس گذرے حضرت عیسیٰ نہین آئے پس حضرت صلعم کیطرف مسیح الدجال ہونیکا گمان کیونکر ہو سکتا ہے چوتھا جواب یہہ ہے کہ حضرت صلعم نے دعوی کیا کہ مین فارقلیط ہون جسکی حضرت عیسیٰ نے خبر دی ہے اور یہہ دعوی صرف عیسائیون سے کیا گیا نہ یہہ کہ یہودیون سے پس اوس موعود کے منتظر دنکو جو یہودی ٹہرا کر ماسٹر جی مسیح الدجال کا پیرو بتاتے ہین تو وہ درحقیقت سب عیسائی یہانتک کہ حضرات حواریون خصوصاً حضرت یوحنا

حواری ہین جنکی انجیل کے ۱۴ باب ۱۶ ہین یہہ وعدہ مرقوم ہے نہ یہہ کہ یہودی اور حضرت عیسےٰ مسیح الدجال کو اپنا قائم مقام فرمانیوالی ہوئے بلکہ یہہ کہ فارقلیط کو اور ایسا گمان کوئی عیسائی ہرگز نکریگا مگر وہی جو بت پرست ہو کہ حضرت عیسےٰ اور حضرت پیغمبر اسلام صلعم اور حضرات حواریون سے در پردہ ہجو کیا چاہتا ہو پانچوین جواب یہہ ہے کہ ماسٹرجی لکھتے ہین کہ محمد صاحب نے یہود منکر حضرت بن مریم سے یہہ دعوی کیا کہ جس نبی آخرالزمان کے تم منتظر ہو کہ وہ ظاہر ہوکر تمکو تمہاری مخالفون پر فتح دلوائے اور سلطنت عظیم قائم کرے وہ نبی آخرالزمان مین ہون (دیکھو صفحہ ۴۷) حالانکہ یہودیونکا زمانہ اسلام مین سرزمین عرب سے بالکل استیصال کیا گیا سلطنت عظیم اور فتح دلوانیکا تو کیا ذکر ہے اب کیونکر ثابت ہو کہ ماسٹرجی کے اس دعوے مین کچھہ ہوش و حواس درست ہین چھٹا جواب یہہ ہے کہ یہود خصوصاً مسیح الدجال کے ساتھہ ہونگے حالانکہ حضرت رسول اللہ صلعم کے ساتھہ وہ اشد عداوت سے پیش آئے ہے کما قال اللہ تعالیٰ جلشانہ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا یعنے البتہ پاویگا تو زیادہ سب لوگون سے عداوت مین واسطے اون لوگون کے کہ ایمان لائے ہین یہود اور اون لوگونکو کہ شریک کرتے ہین (مائدہ ع ۱۱) ساتوان جواب یہہ ہے کہ ماسٹرجی آپہی لکھتے ہین کہ جب محمد صاحب نے سنا کہ کسی عورت یہود کے مدینہ مین ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے کہ اوسکی ایک آنکھہ مٹی ہوئی ہے تو محمد صاحب کو خوف ہوا کہ شاید یہہ لڑکا مسیح الدجال ہو الخ پس بقول ماسٹرجی کے جس نام سے حضرت رسول اللہ صلعم کو خوف ہوتا تھا آپ ہی دعوی کرتے کہ مین وہی شخص ہون یہہ ماسٹرجی کے کمال دانشمندی ہے اب دیکھو کہ اگر کوئی اور شخص اس

اس بقامسیح الدجال کا جواب لکہتا تو ماسٹرجی کے اس لاالعقلانہ باتون کہانتک
او نہین گو گنجائش نہ بناتا مگر مین صرف اتناہی کہتا ہون کہ اگر ماسٹرجی کو والمیک یا
تلسی داس کے برابر بہی عقل نہتی تو یہہ خیالی لنکا کیون بنانے بیٹہے اسکے سوا دجال
کا یک چشم ہونا ماسٹرجی اس سے ثابت کرتے ہین کہ ایک سر دجال کا زخمی تہا او سرکے
آنکہہ بہی ہوتے ہی الخ لیکن اگر ماسٹرجی کے مغز مین عقل ہوتی تو جانتے کہ سر مین کان بہی ہوتے
ہین آنکہہ پر کیا منحصر ہے اور ابن صیاد کیطرف اگر یہہ شبہہ ہوی تہا کہ وہ وہی مسیح الدجال
ہے جو انجیل مین سات سر والا جانور بحری لکہا ہے (مکاشفات ۱۳ باب مسیح الدجال
صفحہ ۱۲) تو ماسٹرجی کو ثابت کرنا تہا کہ ابن صیاد کے کئی سر تہے لیکن ماسٹرجی اپنی قدیم
بُت پرستی کے جوش مین ابن صیاد کو کہین لنکا کا راون تو نہین سمجہے کہ جسکی بات
سے بہی زیادہ سر تہے اور جانور بحری کیطرح سمندر کے ٹاپو مین سلطنت کرتا تہا۔
پہر یہہ کہ کیوجہ سے حضرت صلعم نے اگر ابن صیاد پر مسیح الدجال ہونیکا کسیوقت شبہہ کیا
تو کیا یہہ اوس سے زیادہ عجیب ہے جو پلوس مقدس نے اوس بتخانہ کے دروازہ پر
لکہے ہوئے دیوتا کو اپنا خدا بتایا (اعمال ۱۷ باب ۲۳) اور صفحہ ۶ وغیرہ مین
جو ماسٹرجی لکہتے ہین کہ جب محمد صاحب نے ابن صیاد سے کہا کہ کیا تو مجہکو رسول خدا مانتا ہے
تو اوسنے غصہ ہو کر کہا کہ مین مانتا ہون کہ تم رسول امیون کے ہو یعنی محمد صاحب کے
رسول خدا ہونیسے انکار کیا۔ غرضکہ اگر ابن صیاد دعوی رسالت محمد صاحب کو
تسلیم کرتا تو وہ کہتا کہ تم نبی بنی اسرائیل اور امیون دونون کے ہو الخ ج
لیکن اس قاعدہ سے انبیاء بنی اسرائیل بہی خدا کے رسول نہین ٹہر سکتے کیونکہ اسکے
معنے یہہ ہونگے کہ اسرائیلیون کے نبی نہ یہہ خدا کی رسول حالانکہ سب جو نبی تہے سچے نبی
انبیاء بنی اسرائیل ہین تہے (دیکہو یرمیاہ ۲۳ باب ۹-۳۲) اور حضرت موسیٰ اور
حضرت داؤد وغیرہ (اعمال ۱ باب ۱۶) سب انبیاء بنی اسرائیل کہلاتے تہے

پس ابن صیاد یہودی نے اوسوقت حضرت صلعم کی نبوت کی تصدیق کی مگر یہہ کہا کہ آپ صرف عرب کے پیغمبر ہین انبیاء بنی اسرائیل کی نسل مین یعنی ہم یہودیون کے پیغمبر نہین ہین اور جب سے اپنی قوم پر بہی حضرت پیغمبر صلعم کی نبوت کو مان لیا تب خود بہی مسلمان ہوگیا دیکھو مسیح الدجال صفحہ ۶۵۔

فصل پنجم

(صفحہ ۷۶) قولہ ناظرین کے خدمتمین عرض ہے کہ فصل گذشتہ کو پہر ملاحظہ فرمالین الخ ج خوب ملاحظہ فرمالیا ہے آپ خاطر جمع رکہین لیکن ماسٹرجی کے خدمتمین عرض ہے کہ اس فصل پنجم مین تو ذرا اپنی عقل کو سنبہالے رہین۔

(صفحہ ۷۷ - ۸۵) یہودیون کے عداوتون وغیرہ کا مذکور ہے جو خارج از بحث ہے

(صفحہ ۸۶) قولہ غیر ممکن ہے کہ مابین عرصہ مذکورکے کہ زیادہ اٹہارہ سوسال سے ہے کسیوقت مین مثلاً محمد صاحب کے وقتمین یہود نے کہا ہو کہ ہم سوای مسیح الدجال کے اور نبی کے بہی منتظر ہین اور اگر کہا بہی ہو تو وہ دوسرا نبی بہی اونکے عقیدہ مین دوست اونکے مسیح الدجال کا ہوگا اور بیشک یہہ دوسرا نبی بہی جہوٹا نبی اور ایک ادنیٰ مرتبہ کا دجال ہوگا انتہیٰ ج یہودیون نے حضرت یحیٰی سے پوچہا کہ کیا تو الیاس ہے (یوحنا باب ۱) یعنے یہودی لوگ حضرت الیاسؑ کے منتظر تہے جنکی خبر حضرت ملاکی نبی کی کتاب کے باب ۴ مین ہے اب ماسٹرجی کے عقل کو کیا کہین جو حضرت الیاسؑ کو جہوٹا نبی اور ادنے مرتبہ کا دجال بتاتے ہین غرض جو جیسا ہوتا ہے ویسا ہی دوسرے کو بہی جانتا ہے ماسٹرجی کے نظر کی سانہہ آج کل اگر اونکے گرو بہی آجائین تو وہ بہی ادنے مرتبے کے دجال ہین ؎ ہر کہ پیدا میشود از دور پندارم توئی + کیونکہ عیسائی عقیدہ کے بموجب جبکہ حضرت الیاسؑ کیطرف ایسا گمان بدجائز ہوا تو گرو کا رتبہ حضرت الیاسؑ کے رتبے سے کیا نسبت رکہتا ہے۔

(صفحہ ۸۷) قولہ سورہ دوم بقر مین یہ لکہا ہی وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۞ ترجمہ عبد القادر اور جب اونکو یعنی یہودیون مدینہ کو جو دشمن مسیح بن مریم اور اوسکی تابعین کے تہی پہونچی کتاب یعنے قرآن اللہ کیطرف سی سچا بتاتے اوسکی پاس والی کو یعنی توراۃ اور زبور اور اور نبیون کی کتابونکو جنکو یہودی تسلیم کرتے تہی اور جو اونکی پاس تہین پہلی سی یعنی پہلے اوسوقت جبکہ محمد صاحب نے یہودیون سی دعوی کیا کہ جس نبی آخر الزمان کے تم منتظر ہو کہ وہ ظاہر ہوکر تمکو تمہاری دشمنون پر فتح دلوادی وہ نبی آخر الزمان مین ہون پس اے یہودیو تم مجہپر ایمان لاؤ فتح مانگتے تہے کافرونپر یعنی اون قومونپر جنکو یہودی لوگ کافر اور اپنا دشمن جانتے تہے پہر جب پہونچا اونکو جو پہچان رکہا تہا یعنی جب یہودیونکو وہ قرآن اور محمد صاحب جس قرآن اور محمد صاحب کو اون یہودیون نے موافق اپنی توراۃ وغیرہ کتب سماوی کے پہچان رکہا تہا پہونچی یعنی ظاہر ہوئے اوسوقت وہ یہودی لوگ اوس سی یعنے قرآن اور محمد صاحب سی جنکو اونہون نے موافق توراۃ کے پہچان رکہا تہا منکر ہوئی سو لعنت ہی اللہ کی منکرون پر یعنی لعنت خدا کی یہودیونپر

ج اب ناظرین ملاحظہ کرکے اس آیت اور ترجمہ پر خوب غور کرلین کہ کہین بہی مسیح الدجال کا ذکر پایا نہین جاتا اگرچہ ترجمہ عبد القادر کا نام کرکے ماسٹر جی نے اپنی ساری طوطا کہانی اوسمین بہردی تب بہی کچہہ اشارہ تک اسکا نپایا گیا کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے مسیح ہونیکا دعوی کیا ہو کیونکہ یہودی جس مسیح الدجال کے منتظر مین اوسی وہ مسیح ابن داؤد کے سوا اور کچہہ نہین سمجہتی مین جیسا کہ ماسٹر جی خود صفحہ ۸۰ سطر ۱۸ اور صفحہ ۸۵ سطر ۱ مین اقرار کرتے ہین اسکے سوا اگر فتح پانا دجالی کا نشان ہی تو حضرت مسیح بن مریم سب سے زیادہ فتحمندی کیساتہہ نزول فرماوینگے چنانچہ ماسٹر جی خود صفحہ ۷۸ مین

لکہتے ہین کہ اس سچی مسیح بن داؤد کی ایسی عظیم الشان فتوحات ہونگی کہ اونکا بیان کرنا مشکل ہی انتہیٰ اور یسعیاہ ۷ باب ۱۴ کے وہ پیشین گوئی کہ کنواری سے بیٹا ہوگی اور بیٹا جنیگی جسکو متی ۱ باب ۲۳ کے بموجب حضرت عیسیٰ کے بابت عیسائی علما سمجہتی ہین وہ سب ماسٹر جی کی نظر مین ظہور دجالی ہو جایگا پہر کیا ضرور ہی جو اس آیت قرآنی کو دجالی فتحمندی سی منسوب کرین کیا یہہ آیت اوس پیشین گوئی کیطرف اشارہ نہین کرتی ہی جو استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ مین حضرت موسیٰ نے اپنی مانند ایک نبی کے خبر دی تہی یا اوس پیشین گوئی کیطرف جو یسعیاہ ۱۹ باب مین ہی کہ مصر مسلمانون کے ہات فتح ہو کر وہان دین اسلام جاری ہوگا لیکن مسیح الدجال سی یہان کیا علاقہ ہی اور جبکہ بقول ماسٹر جی کے (صفحہ ۸۰ سطر ۸) یہودیون نے خود کبہی ایسا گمان تک نہین کیا کہ حضرت پیغمبر اسلام صلعم مسیح موعود ہین تو ماسٹر جی کے اس جہوٹے اپدیس کا کون اعتبار کریگا فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یعنی پس لعنت خدا کی ہے اوپر اون کافرون کے کہ دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین (دیکہو صفحہ ۸۹) اب اس آیت کا مطلب ماسٹر جی کو اونہین کی سمجہہ کے موافق یہی سمجہا دینا چاہیی کہ حضرت عیسیٰ نے یہودیون سی فرمایا کہ اگلی کتابین میری بابت گواہی دیتی ہین (یوحنا ۵ باب ۳۹) مطلب یہہ کہ جس مسیح کی خبر توریت وغیرہ مین تم پاتے ہو مین وہی ہون حالانکہ ماسٹر جی یہودی شروع سی مسیح الدجال کے منتظر ہین پس اس آیت کو قرآن کے اوس آیت سی مقابلہ کرو اور دیکہو کہ حضرت عیسیٰ نے اپنی نسبت مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا ہی یا حضرت پیغمبر اسلام صلعم نے اب اگر کوئی ماسٹر جی کیطرح ہٹ دہرم ہو تو حضرت عیسیٰ کے نسبت بہی ایسے کفریات بک سکتا ہی جو ماسٹر جی نے حضرت رسول اللہ صلعم کی نسبت بکا ہی کیونکہ حضرت عیسیٰ یہودیون مین سے تہے جنہین سی دجال بہی ظاہر ہوگا ۔ معلوم ہوتا ہی کہ ماسٹر جی نے ایسا نہین

دہوکا کہایا کہ سمجہی کہ توریت مین صرف کسی ایکہی نبی کے آنیکی خبر ہی حالانکہ کئی نبیون کے آنیکی
خبر ہی یعنے حضرت الیاسؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کہ انجیل مین
بہی اسکا ثبوت موجود ہی دیکہو یوحنا باب ۱ آیۃ ۲۱ و ۲۵ اور انکی سوا بہی اور کئی نبیون
کے آنے کی خبر عیسائی علما سمجہتی ہین یعنے حضرت یرمیاہؑ تفسیر انگریزی اسکاٹ
یوحنا باب ۱ آیۃ ۲۱ و ۲۵ پر اور متی ۱۶ باب ۱۴) اور حضرت موسیٰؑ (تفسیر مکاشفات
مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۷۰) اور حضرت داودؑ جیسا کہ
کتاب عزرا سی ظاہر ہی اور انمین سی کوئی بہی ایسا نہین جو فتحمند اور اولوالعزم نہو
اور یہودی ان سب نبیون کے منتظر تہی نہ یہہ کہ صرف مسیح الدجال کے پس اتنی پیغمبرونکو
چہوڑکر صرف مسیح الدجال کو ہر جگہہ قیاس کرنا ماسٹرجی کی عقل کے خوبی ہی جو
یہہ نسمجہی کہ اگر آغاز اسلام کے دنوںمین حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کیجگہہ حضرت
الیاسؑ یا حضرت موسیٰؑ یا حضرت یرمیاہؑ ظاہر ہوئی ہوتے تو ماسٹرجی کو بہی کہتے
اوسی صرف مسیح الدجال سمجہتی یہہ کورباطنی ماسٹرجی پر صریح دلیل ہی - اسکی سوا
قرآن کے اوس آیت پر غور کرنا چاہیئے کہ اوسمین کوئی ضمیر مسیح الدجال کے
اشارۃً اور کنایۃً بہی مطلق نہین ہی علاوہ اسکی آیت مین تو یہہ عبارت ہی
کہ جب اونکو پہونچی کتاب یعنی قرآن سچا بتاتے اونکی پاس والی یعنی توریت کو انکا
پس یہودی کیا ماسٹرجی کیطرح دیوانے تہی جو یہہ نسمجہی کہ مسیح الدجال کو توریت
کے سچا بتانے سی کیا کام وہ تو خود دعوی خدائی کرتا ہوگا دیکہو مسیح الدجال
صفحہ ۲۲ سطر ۹ اور ماسٹرجی صفحہ ۹ مین بہی لکہہ چکی ہین کہ وہ خدا کی ہیکل
مین خدا بن بیٹہیگا اور اپنی تئین دیکہا دیگا کہ مین خدا ہون (۲ تسلونیقیونکا
۲ باب ۳ و ۴) اور توریت مین خدا نے دجال کو کیا نیک بندہ اور برگزیدہ
فرمایا ہی جسکو دجال کا کام ہی سچا بتانا اب مین ماسٹرجی سی کہتا ہون کہ حضرت عیسیٰؑ نے

یہودیون سے فرمایا کہ تم مجہپر ایمان لاؤ (یوحنا ۱۲ باب ۴۶) حالانکہ جانتی تہے
کہ یہودی مسیح الدجال کے منتظر ہین تو اس سی کیا یہہ مطلب نکلا کہ حضرت عیسیٰ
نے نعوذ باللہ وہ دعوی کیا بکا ماسٹر جی حضرت رسول اللہ صلعم کیطرف گمان
کرتے ہین یہہ ماسٹر جی کا صرف الحاد ہی ماسٹر جی کو یہہ سمجہنا چاہئی تہا کہ حضرت رسول
اللہ صلعم نے یہودیون سی فرمایا کہ تم جو بت پرستون پر خدا پرستو نکا غلبہ چاہتی ہو
جب وہ وقت آیا تو حسد نے ہدایت پذیر نہونے دیا اور یہی اصل مطلب اوس آیت کا ہی
مگر یہودیون نے جوابدیا کہ ہماری مدد کرینگے الانسل داؤد یعنی بنی اسرائیل سی ہوگا
(مسیح الدجال صفحہ ۸۰)

(صفحہ ۹۱) قولہ قرآن اور تفاسیر سی ثابت ہوچکا ہی کہ یہودی لوگ اپنی مسیح
ابن داؤد کے جسکو عیسائی اور محمدی لوگ مسیح دجال کہتے ہین آخر زمانہ مین ظاہر
ہونے کے منتظر تہی الخ ج محمدی لوگ ہرگز مسیح ابن داؤد کو مسیح الدجال
نہین کہتے ہین لیکن اگر ماسٹر جی کی بات کو سچ مان لین تو عیسائی لوگ مسیح
ابن داؤد کو مسیح الدجال کہتے ہونگے اور توریت وغیرہ سی ثابت ہوچکا ہی کہ یہودی
لوگ حضرت الیاس اور حضرت داؤد کے بہی آخر زمانہ مین ظاہر ہونیکے منتظر تہے
اور یہودی اونہین کتابونکو زیادہ سمجہتے تہے نہ یہہ کہ قرآن و تفاسیر کو اور رسول اللہ
صلعم کے جیسی یہودی ویسہی عیسائی بہی اپنی انجیل کے بموجب منتظر تہے یہان
یہودیون کے لئے خصوصیت کیا ہی تب مونٹانس نے عیسائیون کے درمیان
دعوی کیا کہ مین وہی فارقلیط ہون جسکے آنیکا وعدہ انجیل یوحنا مین ہی (دیکہو
رومن تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۹۸) اور کتاب انعام عام
مطبوعہ ۱۲۹۰ ہجری صفحہ ۱۵ مین اسکا مفصل ذکر ہوچکا ہی۔
(صفحہ ۹۳) قولہ خلاصہ یہہ کہ اگر یہہ قول قرآن اور تفسیر مذکورہ بالا کا حق ہے

یہودی لوگ ایسا یقین نہین کرتے ہین کہ حضرت عیسیٰ آسمان کو نزول فرماوینگے ... ہین ... حضرت داؤد کی نسل کی ... ہوگا اور ... حضرت داؤد ... اور ... مسیح الدجال ... صفحہ ۹۲ ...

کہ قبل اسکے کہ محمد صاحب مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو گئے یہودیون مدینہ نے محمد صاحب کو
پہچان کہا تہا کہ وہی ہمارے نبی آخرالزمان ہین — تو ضرور ہی کہ ان یہودیون نے
اپنا مسیح جو عیسائیون اور محمدیون کے نزدیک مسیح دجال ہی محمد صاحب کو قرار دیا ہوگا
یعنے مسیح کو رد کرکے احمد مسیح یا محمد مسیح قبول کیا ہو الخ ج ابہی صفحہ ۵ سطر ۷ مین
ماسٹرجی بیضاوی کے قول کو تسلیم کرچکے ہین کہ یہودیون نے کہا کہ ای محمد تو نہین
ہمارا صاحب بلکہ وہ مسیح ابن داؤد ہی آتے تھے پھر اسی صفحہ ۵ مین یہودیونکا قول
ماسٹرجی لکھتے ہین کہ ای محمد تو وہ نبی آخر زمانہ کا ہمارا صاحب نہین تو حضرت داؤد
کے خاندان مین سے نہین ہے انتہی اور صفحہ ۵۹ سطر ۱۳ - ۱۵ مین ماسٹرجی لکہتی ہین
کہ یہود کہتے ہین کہ ہماری کتب سماوی مین صاف صاف خبر اور وعدہ ہی کہ آخر زمانہ مین
خاندان داؤد سے ہمارا نبی آخرالزمان مسیح بن داؤد ظاہر ہوگا اور اسکی وسیلہ سے نبوت
اور سلطنت ہماری قوم مین قائم ہوگی اور ہم حکمرانی کرین گے انتہی اور صفحہ ۸۰
سطر ۸ مین ماسٹرجی لکہتے ہین کہ انہون نے (یعنی یہودیون نے) محمد صاحب
سے صاف کہدیا کہ تو ہمارا صاحب نہین ہمارا صاحب تو حضرت مسیح بن داؤد ہی الخ
اور یہان اپنے سارے طول کلام کا خلاصہ ماسٹرجی نے یہہ بیان کیا کہ ضرور ہی کہ یہودیون
نے اپنا مسیح جو عیسائیون اور محمدیون کے نزدیک مسیح دجال ہی محمد صاحب کو قرار دیا
ہوگا الخ اب ناظرین انصاف کرکے ماسٹرجی کے شدہ بدہ اور دہرم کرم کو پہچان لیں
اسکے سوا صفحہ ۵۹ سطر ۱۳ - ۱۵ مین آپہی لکہتے ہین کہ یہود کہتے ہین کہ ہماری کتب
سماوی مین صاف صاف خبر الخ پس حضرت پیغمبر اسلام صلعم نہ خاندان داؤد سے تہے
اور نہ انکے وسیلے نبوت اور سلطنت قوم یہود مین قائم ہوئی اور نہ یہودیون نے حکم انکے
کے بلکہ اسلام کے شروع ہوتے ہی رہی سہی حکومتین یہودیون کے جو اطراف عرب مین
تہین وہ بہی چہین لے گئین چنانچہ سب عیسائی علما اور مورخین کو بالاتفاق اسکا

اقرار ہے اب کیونکر ثابت ہو کہ یہودیون نے حضرت صلعم کو احمد مسیح یا محمد مسیح قبول کیا ہے اور جبکہ ایسی صریح جھوٹھہ ماسٹر جی کے ثابت ہوتے جاتے ہین تو ناظرین کو چاہیے کہ بنظر ثواب ماسٹر جی کے مناسب حال خطاب کا ہر جگہہ جار اور ذکر اذکار فرماتے جاوین

(صفحہ ۹۴-۹۷) ان صفحون مین ماسٹر جی نے اپنی وہی پرانے پترہ کھولے ہین جو بار بار مذکور ہو چکی ہے۔

(صفحہ ۹۸-۱۰۰) ان صفحون مین ماسٹر جی نے شریعت محمدی اور شریعت موسوی کے مطابقت کو وجہ ضامندی اہل یہود بیان کیا ہے مگر ان باتونکو مسیح الدجال کے ذکر سے کچھہ علاقہ نہین ہے عیسائی تو سارے توریت ہی کو انجیل کیا تہہ لئے پہرتے ہین اور حضرت عیسیٰ ساری شریعت موسوی پر عمل کرتے تہی (متی ۳ باب ۱۵) اور پلوس مقدس نے شریعت موسوی کی تکمیل کے (اعمال ۱۶ باب ۳ و ۲۱ باب ۲۶) اگر شریعت محمدی اور شریعت موسوی کے مطابقت سے وہ مطلب حاصل ہوتا ہو جو ماسٹر جی نے حضرت رسول اللہ صلعم کیطرف گمان کیا ہے تو یہہ گمان ماسٹر جی کا حضرت عیسیٰ اور حضرت پلوس کے طرف زیادہ غالب ہے۔

(صفحہ ۱۰۱) قولہ خلاصہ اور نتیجہ مضمون بالا کا چونکہ موافق قرآن وتفاسیر کے ثابت ہوا کہ کل یہودی لوگ عموماً اور یہودی لوگ مدینہ کے خصوصاً منکر مسیح حقیقے حضرت ابن مریم کے اور اونکی اُمت کی سخت دشمن تہے الخ یہودی لوگ مدینہ کے خصوصاً۔ جو ماسٹر جی نے لکہا یہہ خصوصاً ماسٹر جی ہی کے عقل کی خوبی ہے اور اسکا ثبوت نہ صرف یہہ کہ قرآن وتفاسیر بلکہ تمام دنیا کے کتابونمین نپایا جائیگا کیونکہ مدینے کے یہودیونکو خصوصاً منکر حضرت مسیح حقیقے اور اونکی اُمت کی سخت دشمن ہونیکی کوئی وجہہ نہین ہے جیسی شرابخوار دنیکی ہے ویسی وہ بھی تہی چونکہ اوس خلاصہ کا بھی خلاصہ تہا اسمین بہت سنبہل کر ماسٹر جی نے عقل اُڑائی ہے جسکا یہہ حال ہے

(صفحہ ١٠٢) اسمین بہی ماسٹرجی کی وہی پرانی کہتا ہی جسکا بار بار جواب ہو چکا
(صفحہ ١٠٣) قولہ پس ثابت ہوا کہ محمد صاحب نے اپنے تئین دجال اور دشمن خدا ہونیکا
دعوے کیا الخ ج خدا کی لعنت جہوٹہہ بکنے والے پر کہ ایک بات بہی تو اس
خرافات کی ثابت نہین ہوئی نہ جانوز ارضی ادنٰے درجہ کا دجال اور نہ جانور
بحری دجال اعظم آپ نے کسی ترجمہ انجیل مین لکہا ہوا ثابت کیا کیونکہ بیسیون
ترجمون انجیل مین کبہی کوئی بہی عیسائی عالم دجال کا نام نکالتا تہا جو جانور ارضی
کیجگہہ ادنے درجہ کا دجال او جانور بحری کیجگہہ دجال اعظم کا نام لکہتا اور نہ کسی
مفسر انجیل نے اون لفظون کی یہہ تفسیر کی اور اسیطرح نہ قرآن و حدیث وغیرہ
سے یہہ ثابت ہوا کہ حضرت رسولخدا صلعم نے وہ دعوے کیا جسکا ماسٹرجی کو گمان ہی
ہان آپکا ماسٹرجی ہونا یہان سے ثابت ہوا کہ لوگ بیوقوفی " اگر آپ سے سیکہہ جائین -
(صفحہ ایضاً) قولہ پس موافق قرآن و تفاسیر اور احادیث کی نہ موافق کسی اور کتاب کے
جسکو محمدی لوگ تسلیم نہین کرتے ہین یہہ متحقق ہوا کہ محمد صاحب سچے نبی خدا کے نہ تہے
بلکہ ایک دجالون یا جہوٹہے نبیون مین سے تہے فقط ج نہ قرآن سے متحقق ہوا
اور نہ تفاسیر اور احادیث سے صرف ماسٹرجی کو حضرت رسول اللہ صلعم کے حق مین
گالیان بکنا منظور تہا سو بک لین مگر رسالہ مسیح الدجال سے ایک امر اور متحقق ہوا
کہ بارہ اوتار کے ماننے والیکو اگرچہ وہ عیسائی ہو جاے فہم و تمیز دجال کے گدہے کی
برابر بہی نہین ہوتا ہی کیونکہ بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہی اور گدہا اپنے صاحب کے چرنیکو پر بنی اسرائیل
نہین جانتے (یسعیاہ ١ باب ٣) اور ماسٹرجی صفحہ ٦٢ مین اقرار کر چکے ہین کہ عیسائی
حقیقے بنی اسرائیل ہین اس کتاب مسیح الدجال کے آخر تک ماسٹرجی کے دانشمندیان کم نہین ہوئین
پہلے جسے پیشتر بار بار مسیح الدجال لکہہ چکے ہین دیکہو صفحہ ٤٤، ٧٦، ٧٧، ٨٦، ٩٣ وغیرہ اوسی
دجالون مین سے ایک یہان لکہتے ہین جس سے ثابت ہی کہ آخر تک ماسٹرجی خلل دماغی سے خالی نہ تہے

(صفحہ الصفحہ ۶۲) جو کہ مضمون بالا مین یہہ بات ہمنے موافق اعتقاد محمدیون کے فرضاً مان لی ہی کہ یہودیون نے خاص محمد صاحب کو اپنا نبی آخرالزمان پہچان لیا تھا ہماری رای ناقص مین تو یہہ حق ہی کہ یہہ فقط دعوی محمد صلعم کا تہا الخ ح یہہ سب سے بڑہ کر ماسٹر جی نے اپنی دانشمندی ظاہر کی پس اگر یہہ اعتقاد کسی ایک محمدی کا بہی بنایا جای کہ یہودیون نے حضرت صلعم کو احمد مسیح یا محمد مسیح قرار دیا ہوگا (مسیح الدجال صفحہ ۹۳) تو ماسٹر جی کی ہہنگ پیکر کتاب مسیح الدجال تصنیف کرنیمین کچہہ شک باقی نرہیگا اور چونکہ تمام رسالہ مسیح الدجال مین اسی یہودی عقیدہ کو ثابت کرنیمین ماسٹر جی نے عمر صرف کردی ہی مگر یہان اس ایکہی فقرہ مین آپنے اپنی سارے خرافات کا رد بخوبی کردیا دیکہا یہہ معجزہ حضرت رسول اللہ صلعم کا ہی کہ ایسی سخت دشمن خدا و رسول کے بہی زبان قابو مین نہرا اور عقل سلب جاتی ہی گویا بہوت سر پر سوار ہوگیا کیونکہ وہ عقیدہ یہودیونکا حضرت صلعم کے نسبت اگر آپکے عقل مین نہین آیا تہا تو ایک کامل رسالہ اس باب مین تصنیف کرنیکی کیا ضرورت تہی۔

(صفحہ ۱۰۳-۱۱۹) ان صفحونمین دوبارہ عیسائی عقیدہ کا بدلائل عقلی ثبوت ہی کہ اسکا جواب بیشتر ہوچکا ہی اور وہ باتین رسالہ مسیح الدجال کے اصل مطلب سے بیعلاقہ ہین اور اونکا جواب اسلامی تصنیفون مین ہو چکا ہی جو دیکہو۔ اللہم احفظنا من کل بلاء الدنیا والآخرۃ انک خیر الحافظین۔ آمین۔

خدا کا شکر ہی کہ اس کتاب مسیح الدجال کے جواب مین کسی دوسری کتاب دیکہنے کی بہت کم حاجت ہوی اکثر ماسٹر جی ہی کی عبارت سے بطرف جواب ہوگئی اور اسی سبب سے باوجودیکہ مسیح الدجال مین کوئی اعتراض جواب سے نہین رہ گیا تاہم کتاب کا حجم زیادہ نہین ہونے پایا اسکے سوا ماسٹر جی نے جسقدر اقوال اسلامی مفسرین وغیرہ کی نقل کی ہین ممکن تہا کہ اونمین کچہہ دخل دیا جاتا یا اونکے مقابل مین اقوال علماء اسلام پیش کیے جاتے مگر اسجگہ مطلق عیب نہین ہوا اور عالی حوصلگی کو کام فرمایا گیا باوجود اسکے ماسٹر جی کے طرح عبارت پیچیدہ ہونے نہین پائی اب ماسٹر جی کو اگر کچہہ غیرت ہی تو جبتک اس کا جواب ادا نہو کچہہ اور ایسی تصنیف کرنے کی تکلیف

نفرمائین کیونکہ یہہ کمال بے غیرتی ہے کہ جس کام مین ایک دفعہ الزام آچکا
ہے اوس الزام کو بغیر رفع کئے ہوئے
پھر اوسے کام مین دلیری
کیجائے فقط

ارشاد فیض بنیاد حضرت مولانا و مخدومنا جناب مولوی محمد قاسم
صاحب دام اللہ برکاتہم ممتحن مدرسہ دیوبند مرقومہ ۱۸ ربیع الاول ۱۲۹۱ہجری

خلاصہ خاندان مصطفوی نقاوہ دودمان مرتضوی سید محمد ابوالمنصور صاحب الازال کاسمہ منصوراً
تسوید جواب مسیح الدجال مبارک مبارک باد کہ شہپر زاغ و زغن زیبائے حمید و سید
بنیست این کرہت ہمرہ شہباز و شاہین کردہ اند زہی نصیب مصنفش
کہ بہ تصنیف این کتاب دست اوشان ہمچو قلم بدست گرفتند انتہے۔

تقریظ

الحمد للہ الذی نصر الاسلام بنصرتہ علی النصارٰی النصیدوا و جعل
النصارٰی دا ما ناصر منصورا فی الحقیقت المؤید من السماء المنصور علی الاعداء
جناب امام مناظرین اہلکتاب نے خوب ہی مسیح الدجال کیا کہ کہین تسمہ باقی نہین کیا امید ہے
کہ اب ٹرجیو صاحب ایسی نازک وخوش فہمی سے دست بردار ہون یا اسکا جواب لکھین لیکن مین تو
پہلے ہی سے ازراہ قیافہ و بیش بینی عرض کئے دیتا ہون کہ ہرگز جناب صاحب رسالہ مسیح الدجال سے
جواب مین نہ قلم اوٹھا ہے نہ آئندہ اوٹھایا جائیگا ورنہ اور زیادہ باعث قہقہہ خلائق
ہوگا ایک بات البتہ قابل گزارش ہے کہ جناب امام مناظرین اہلکتاب نے ایسی رعایت
کی ہے کہ یہہ صبر ہر ایک کا منصب نہین اگر اور کوئی یہہ جواب لکھتا تو معلوم نہین
کیا کچھہ کہتا میرا ہی اس تحریر پر ختم ہے — سید حیدر علی شیعی مذہب ہاشمی نسب
سید الفت حسین اثنا عشری مدرس اول مدرسہ عربے وانگلو دہلے۔

تنبیہ الحکیم (۵) ۱/۔ رستیح - ۵ مہدیہ ... البشیر (۷)

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۲۱	کے باب ۳	کے ۲ باب ۳	۲۷	۸	سنیر دہم مین	سنیر دہم وغیرہ مین
۶	۱۷	کہتی ہین کہ بنی اسرائیل	کہتی ہین بنی اسرائیل	۱۱	۶	حجر اسود کے سب	حجر اسود کے سب
۷	۲۱	درپردہ	درپردہ ہجو	۲۹	۲۱	ہنود کی جماعت	ہندؤن کی جماعت
۱۱	۱۰	مسیح الدجال	مسیح دجال	۴۱	۹	دعوی	دیوی
۸	۴	سائی	عیسائی	۴۵	۴	بسیون	بیسیون
۱۰	۱	تو ہی	تو بھی	۱۱	۱۱	اسلام با بسانی	اسلام بر باسانی
۱۱	۵	مارنے مین	مارتے ہین				
۱۱	۱۶	ایسے ہن	ایسے ہین				
۱۲	۵	سے علاقہ	سے زیادہ علاقہ				
۱۵	۱۰	یہ پردہ	بہہ درپردہ				
۱۱	۱۱	ٹھیرایا	ٹھہرایا				

فہرست کتب مصنفہ جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب

(۱) نور جاوید یہ کتاب مستقل جامع جوابات مختلفہ دعاوی و تردیدات متنوعہ - قیمت للعہ (۲) دولت فاروقی یہ کتاب مستقل بیت المقدس اور انبیاء کے مسکن کے صحیح تواریخ - قیمت عہ (۳) عقوبۃ الضالین جواب ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین قیمت ۹؍ (۴) استفسار جواب رسالہ مسیح الدجال مصنفہ ماسٹر رامچندر عیسائی سابق ڈائرکٹر ریاست پٹیالہ - قیمت ۵؍ (۵) تقریر دلپذیر جواب نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ناگپور - قیمت ۶؍ (۶) الخزداوی

یہ سب کتابین (سوا رسالہ عین الیقین مصنفہ سید مہدی حسن مالک مطبع) مطبع نصرت المطابع دہلی جسکے مالک سید محمد نصرت علی ہین خریدار منگوا سکتے ہین فقط

... مصنفہ پادری عماد الدین مباحثہ محمد حسن صاحب لکھنوی - قیمت ۱۰؍ (۷) افحام عماد جواب آئینہ اسلام مصنفہ پادری جان اودہ - قیمت ۴؍